احوالِ آدم شاہ
۶۹ صفحات، اندازہ ۱۹ سطور فی صفحہ،

کتابِ قلمی

فصل چھٹی بینا اور سینا - اور ہونٹھ سکوڑ

گو گو کی ہوتی ہوں - تقدر حالت مرد

فقیروں کی بیٹھ گذاری اور خیرات اگر

کا شغل بہت رکھنا - بیمار زچہ

بدوہ بچہ کی پرورش اور

بالکہ ہونے کر دار

ہرنس وغیرہ کی

اپنے پاس

اور کی بچہ

کے بیٹھ کا راہ لوجا - اور

فصل حلی پینا اور سینا - اور موزہ مکوٹ زراوکی سیاں ع

لوگوں کی ہوتی ہیں - تعدد حالت مردی سردی بنا جر [illegible]

فقیرا کی پیشہ گداری اور خیرات مانگ کر کھانیکو برا سمجھنا - دھرم سالہ

کا شغل بہت رکھنا - بیمار زخمی وغیرہ کا ماندہ وغیرہ خانہ داراں ناتوان [illegible]

بیوہ بچوں کی پرورش اور حسب قدرت تہ دل سے تمام خدمت کرنی اور گرو گرنتھ کے بانی پر سے پڑ

پاٹھ کرنے کروانے بکثرت سرکار رکھنا - مکان دھرم سالہ کے علاوہ درخت سنگت [illegible] وصفائی

فرش وغیرہ کی اچھی خبرگیری رکھنے اور سوائی یا کچھ روپیہ کے موقع اور یا کچھ دینے کے اور یاد پیر [illegible]

اپنے پاس نہ رکھنا - تجارتی اور سود اوری کا پیشہ نہ کرنا - حتی المقدور رکھ پیان [illegible]

نانک سری گورو گرنتھ صاحب کا سری [illegible] چوتھی پر جان [illegible] واہگورو [illegible] اول

دھرم سالوں میں رکھ کر ان کا ستایا کرتے رہنی - غرضیکہ جملہ اچھی عمدہ نیک خصلتوں کو استعمال میں

لانے سے سمجھا گیا ہے - دیگر کل حال اون کا موافق ہوتی کے لکھا جاوے تو طوالت کلام

کے طور پر [illegible] ناظرین کیا جاتا ہے - اس فرقہ کی بنیاد تخمینا قریب ۱۷۰۰

ابتدائی اوسکی اس طرح پر بیان کی گئی ہی - ایک شخص مسمی [illegible]

[illegible] تبدیلیں اہل سوک کر سے [illegible] گورو تیغ بہادر جی [illegible]

ہے - اور بہم دو لوگ کی [illegible] والفت کہای

جو [illegible] باری [illegible]

بھائی سوبھا رام منت اڈن ٹھاکراں ایسے
...صاحب سیتل بھائی کرپا رام - بھائی لالہ -
...تالیف کی ہیں - وہ سب راقم نے گو رکھی ہیں جس سے مجھ پر ظاہر ہوا کہ ادنھوں نے ایسے
...وکوشت اور انکی پیدائش اور وفات وغیرہ واقعات کے نسبت کہ
کرامت
...بطور زٹل کہ بنائے لطریق فسانہ بہ تنبیہ دلگانہ ہیں - تحال ہمارے
...خصوصات انکی سنہ و سال کا پتہ نہیں ملتا وہ سب
...قابل لکھنے حالات تو رکھی ہیں - مگر تاہم جو کچھ کہ ادنکے حال درباب خیرات ہوئی وہ بطور انتخاب کے
...کل ہیں ... اور ادسکی پیروان کی الخ
گرو سوں
...ان ملتا تھا بھی اگرچہ وہ لوگ محض لطریق دیگر گورپول اور خود کے اپنے پیرول اور ادسکی پیروان کی
...شادی وینک چلنی وخوے خلق اور کشف و کرامت و سلیخ کل وعارف کامل ہوتی اور اپنے
...رتے لوگوں کی فیاض اور دوسری لوگوں کی مستفیض ہونیکے بارہ میں مفصل تحریر کی گئی ہیں لیکن
...راہ روان راہ حق کیلئے بہت سے پند ونصائح بطور سوال وجواب وغیرہ ایسے چیزیں ا
...لکھی ہیں کہ طالبان طریق سلوک کے لئے نہایت مفید اور کار آمد ہیں لکھی ہیں - اصل واصول
...گرنتوں میں کار رفاہ عام کا کرنا پایا گیا تھا - یعنی سیر و سیاحت تک کرکے جہاں جہاں
...لوگوں کیلئے مسافر خانہ یعنی دھرم سالہ کا بنایا اور ہر ایک خلق دا
وجانے دھرم ارتھ کھو تشنی تمام کرتے اور ادسکو ہر ایک طرح کی لوازمات
دیتے اور عمارت ودشت ہائی دہرانہ بہ آلکھیر او
...کنویں تالاب وغیرہ پانچ قسم کام و نمیہ کا بنایا ا
...خطیات نصاری...

لاہور کے دلال کوٹلی محروف تھے اوسکو ایک شخص نامعلوم الاسم جسکا نام لکھتے ہیں ہیں ہے کہ اترا اٹک کے اور کچھ بنیا بیلک

ملتی کا اتفاق ہوا اوسکی صحبت سے ایک ... فائدہ سلوک کا اوٹھایا - اسکے ذریعہ وسنے اوسکی تعظیم وخدمت کر تا رہا

پہر اوسکی اجازت سے شنگلت لالو کر نکلا اور قصبہ موضع سیالکوٹ میں آیا اور چند روز یہاں رہا - اسکے

لال گر نسا لعل ولدہ ... ہمراہ ... جو کہ کانو جوان خاندان اہل قلم کا فرزند تھا - ہو وسکی صحبت میں

داخل ہوا اور لطیفہ ... خاص سلوک حاصل کر کے اپنے مراد کو پہونچا - شنگلت لاہور میں آکر گیا

گنیا لعل ... ... محبت صاحب عارف کامل ہوا - اکثر اوقات گھر بار چھوڑ کر ساد ہو فقیروں کی صحبت

اور صحبت میں مشغول رہتا - شادی بہی نکری - لیکن اوقات وہ ایسا ہی کرتا - کہ شاہ راہ پر جا کر کہڑا ہو جاتا

اور غریب مسکین بیگاریوں کا بوجہ اوٹکے سروں سے اوتر وا کر اپنے سر پر لے لیتا اور اونکو تکلیف سے رہائی دیتا تہا

ماں باپ اور خویش واقربا اوسکو ایسی حرکت سے اکثر مانع رہے مگر وہ اپنی عادت نیک سے باز نہ آتا جو

کچہ اوسکو گہر سے ملتا یا جو پاتا وہ خیرات کر دیتا - جبکہ لاہور میں آکر شنگلت کی پاس رہا

جب شنگلت نے وفات پائی - تو یہ والیس ہمراہ سودہرہ میں آیا - آگے اوسکا باپ انتقال

کر چکا تہا - جب اوس لعل سودہرہ کا حاکم تکیم اورنگزیب عالمگیر کابل سے روانہ ہوا تو سپاہ کی ترغیب

سے ہمراہ اسباب کے اوسکے لشکر کے ساتھ روانہ ہوا - اور ستہ میں ہو شوق الہی سے اپنا سب کچہ

اسباب اپنا چہوڑ چہاڑ کر ترت تنہا جنگل بیابان کی طرف جا نکلے اور دیوانہ پن سے لوگوں سے الگ

چہپا اوقات بسر کرتا پہرتا - امیر لشکر نے خبر پاکر بہت ڈہونڈا لیکن کہیں بہی اوسکی کہوج نہ لگا - الحال

گنیا لعل کئی دن تک بہوکا پیاسا جنگل میں گئی ایک درخت کے نیچے بیٹہا ہوا تہا - کہ ایک رات

اوسکے پاس آکر آرام کیا ہو ول - اوسیوقت بہونے رو دیئے اور اوسکو رونی دی یہ

اوسکی حرکات ... ... اوس دشت میں اوسکو ایک ... ملا - اوس ایک خدا

کے ملنے کا راہ پوچہا - اوسنے اوسکو جواب دیا - کہ ... ریت ... وغیرہ ...

اور ستره برس نانک اسیطرح مہاتماؤں لوگوں کی ملاقات اور اونکی صحبت خدمت سے خدا کا دیدار تلاشتا رہی

سیہ حوادث سنگ گنیا لعل نے بیہرداری تاباد کیا – پہلے ایک دم بسالہ میں جو گیا تو اوس دم ہم لوگ نے اونکی بہت تلنگ کی

اور کلمات سخت سست بھی کہے مگر اوسنے اونکی مدارات کی اور اپنے حلم اور بردباری سے اونکے رنج کو اپنے

دلمیں راہ نہ دیا – اور باباجی کی گرد ہالے سے جدا ہو گیا سنہ ١٦٥٠ء مطابق سنہ ١٦٩ جب اوسکے ایک درگس کو سیتہ

سالار لنگر جلد – تو یہ اوسکے لنگر کو دیکھنے گیا – اتفاق سے ایک سادہ مہاتما عارف کامل اوسکو وہاں

سے لگا ہوا تھا – اوسکی صورت اور سیرت کو دیکھکر یہ اوسکا دل وجان سے معتقد ہوا اور ایک مدت اوسکے

ساتھ لنگر میں رہکر اوسکی خدمت صحبت کرتا رہا – اوسکی نیک دل نصائح سے اچھے پر احوال اور حسن حاصل

کیا – اور جو کچھ اوسنے دوست سوال کیا اوسکا جواب اوسنے معقول پایا – پھر اوسنے اوسکو اپنے سے علحدہ رہنے

کا اشتہار کیا – اگرچہ اوسکی مفارقت اوسکو دیکھو ناگوار تھی – مگر حکم کی تعمیل بھی مقدم اور ضرور

تھی – کچھ روز تو اوسنے اپنے پر جبر کیا – آخر جب ضبط نہو سکا تو لاچار پھر اوسکی ملاقات

کیواسطے ولیشہ طرف لنگر متوکل گیا – مگر وہ اوسکو وہاں نہ ملا خدا جانے کدھر وہ چلا گیا پھر تو یہ

بحالت غم وافسوس اور جمنا کے دریا کے کنارہ پر ایک ماہ تک بیٹھا رہا – بعد کئی دنکے

جب لوگوں کی زبانی اوسکی تعریف گرو تیغ بہادر صاحب کی سنی تو موضع دوری سلطان پور

میں رہیں اوسکی خدمت میں حاضر ہوا سنہ ١٧٢٣ بکرم میں بعمر [illegible] سال اور چار ماہ تک

اوسکے طویلہ میں رہکر خدمت سواری اوسکی کرتا رہا اونہوں نے اسکو عارف کامل پاکر

رکھا – کہ تو جب گرمیوں تنہا پڑا رہتی – تمکو باہر کہانا چاہیے – لیکن کہ شکم

کوئی مکان دہرمسالہ وغیرہ بنا کر وہاں رہو آپ بھی آرام کرو اور لوگوں کو بھی آرام دو

اب بات کو سنکر گنیا لعل وہانسے چلکر مقام موضع قہوہ علاقہ حضرون میں آیا اور وہاں

اوسنے بر لب سڑک راہ شاہراہ عام کے جو لاہور کو جاتی ہے لب سڑک بنیاد رکھو اور دن

ہر ایک مسافر آدمی کو نہ ملنے پانیکے

اور وہاں پینے کا بہت قلت پانی کی تھی ایک وہ مہر سال تہای - اور تقسیم متصلہ بیمار تھا باعث نہ ملنے پانیکے

سخت وقت اور تکلیف میں پائی تھی - گرو اونکی نے بفضلہ اللہ توسیل کیا تھا - گویا ایک تالاب مسافرین

کو پانی ملنے شروع ہوئی - اور سب لوگوں کے دلوں اونکی نیک اور مہاتما ہونیکی بہت اثر کیا اکثر

لوگ اونکی نواب وغیرہ امراء سب اونکے گرویدہ ہو گئی - اور جا بجا وہاں سے اونکی خدمت گذاری کر کر

اونکے ہر ایک کام میں مدد اور معاون ہوتی - رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت ہوئی کہ لا تعداد رشی سو گرد آیا تے

اور تیں سو منی ہو جاتے وہ لوگ وہ بھی دیگچہ وغیرہ ہر ایک طرح کا لوازم مہمان نوازی اور مسافر پروری

کا ہر وقت اونکے ڈیرہ میں ہمیشہ تھا پچھلے کا سامان ہو گیا اور ہر ایک صادر وارد کی بخوبی حاجت پوری کی

حاجتمند مسکین کو کوئی تکلیف نہ ہوتی تھی اونکے سے اور بہت زیادہ شہرہ ہو گئی اور اونکے گنیا لعل کا اوس ملک میں پھیل گیا -

اور مریدان معتقد دن دن میں ترقی ہونے لگی رفتہ رفتہ نوبت گدی کو پہنچ گئی اور مرتبہ مہنتی کو پہونچ گیا

اونکے بعد گنیا لعل ہمراہ اپنے ایک مرید [illegible] طرح کو چھوڑ کر آگئے اوس [illegible] ہر شہر ملک کو [illegible]

اور چند ماہ تک سیر سفر کی اور رام دوار کا دیکھ والیس [illegible] میں آیا کچھ مدت [illegible] کر کر

سیوا رام اپنے مرید کو ایک مقام قصبہ میں روانہ کیا خبرداری اور اونکی زیادہ تر رونق دینے کے لیے [illegible]

بھیج دیا - اور خود بعد انتقال گورو [illegible] بتقریب [illegible] ۱۷۶۲ میں [illegible]

[illegible] اور چند ایام اونکے ڈیرہ میں [illegible] تاریخ [illegible] کی باتیں اونکی

نسبت وہاں لکھی ہیں - آخر گنیا لعل وہاں [illegible] میں [illegible] قریب ۱۷۶۸ وقت

کی اونکے مرید اونکو دریا برد کر دیا سیوا رام [illegible] اور اونکے انتقال کا سبب [illegible]

اونکو [illegible] اس بات کو [illegible] سیوا رام [illegible] اور [illegible]

اور کچھ اونکا علاج نہ تھا سیوا رام ولدیت [illegible] معلوم [illegible]

واقعہ ملک بلعالجمیرے سال تبدیل شیر پیر میاں حق امرتسر کامل کے گھر سے چلے پہلے وہ ایک اور آدمی کا

کا چیلا ہوا - مگر وہ تو اوسکی لیہ خاطر موافق مرضی نہ - اور ستک وہ ایکدن چوری اوسکے پاس

سے بھاگا - مگر اوس نے اوسکو پکڑوا کر خوب زد و کوب کیا - سیو ارام دو چار برس تک بطور

قیدیاں اوسکے پاس قید رہا - پھر موقع پاکر بوقت ادھی رات کے جبکہ وہ غافل سوتا تھا اوسکے پاس

سے بھاگ آیا اور دریا سے پار ہو گیا - پھر اوسکے بعد اوسکو ایک جوگی ملا اوسنے اوسے

جوگ کر دیا - لیکن گرو سے بھی اوسکی تسکین و تسلی خاطر نہوئی - پیٹریا پھرتا تھا بستو دس سال

کے گنیا لعل رتن سا ساہوکار تھا - ایک باغ میں مقیم ہوا اور وہاں ایک گیانی مقیم تھا اوسکے گروں

سے سے کہا - کہ سیو ارام ہمارا چیلا یہاں آگیا ہے - اب اور جگہ کی سیر کرینگے - چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا - کہ اوسکے

موندہ لگا سب سامان ہو [illegible] کیا - اور کہیں کو بوقت رات چلا گیا - جب

آئی اسکو نہ پایا - تو سیو ارام کو خیال اوسکے چیلہ ہونیکے حاکم وقت کیسے پاس پکڑوا دیا حاکم نے

اوسکو پابزنجیر کر کے اپنے مکان میں قید رکھا - ایکدن اتفاق سے گیا - گنیا لعل کی دعوت اوس حاکم

کے گھر میں تھی - جب گنیا لعل اوسکے گھر کھانا کھانے گیا - تو اوسکو سیو ارام بلباس فقیری پابزنجیر

قید نظر پڑا تو اوسنے حاکم سے اوسکا حال دریافت کیا - حاکم نے جو حال تھا کہ سنایا - گنیا لعل نے اوسے

کہا کہ اگر تم اجازت دو تو میں اوسکا سارا حال دریافت کرکے اصلیت معاملے کی بیان کروں

اوسنے اجازت دی - گنیا لعل نے سب حال اوسکا دریافت کرکے اوسکی بے جرمی و بے قصوری ثابت

کروا کر اوسکو رہائی دلوائی اور با خاطر اپنے پاس رکھا - سیو ارام بسبب لعل کی نیکی اور دیگر

اوسکی خوبیوں کو اوسکا خادم و مرید دل و جان سے ہوا اور بحیثیت اوسکے ساتھ سفر میں

ہمراہی رہا - جب گنیا لعل نے تھوڑے دنوں میں وفات پائی تو یہ بمقام جہلم میں رہا

جنیدی وہاں رکھکر سپرد مسیح ہو کر پور تھل ضلع شاہ پور میں ساہی وال تحصیل خوشاب علاقہ منتہ میں آ گیا

وہاں اوسنے قلعہ یا حویلی [illegible] ایک چاہ [illegible] سے تیار کرایا - قریب چالیس ہاتھ کے وہ چاہ کھدوایا

تو پانی اوسکا نکلا اور لوگوں کو اوسسے بڑا فائدہ ہوا اور اوسکی بزرگی بھی اس نیک کام کرنے سے زیادہ

ہوئی - ایک دھرم سالہ بھی اوسنے وہاں قائم کی اور وہاں کے لوگوں کو اچھی طرح کاروبار تبلایا

رفاہ عام کے کام اپنے بہت کوشش سے شروع کئے اور لوگوں سے بھی کرائے - اس جگہ پر ایک شخص عاشق

مزاج نے لڑکا ایک معشوق لڑکا اس سیوا رام کے پاس اکثر کتھا گرنتھ سنا کرتا تھا اور عاشق کو ازری

میں کیا کرتا تھا - رشک و حسد سے پیالہ شربت میں زہر ملا کر دیا جس سے سیوا رام کو بہت تکلیف ہوئی

زندگی کے [illegible] باقی تھے بعد بہت سے تکلیف اوٹھانے کے علیحدہ رہنے لگا [illegible] لیکن جنیدی پر اپنی

مقام میں گیا اپنی زندگی کے ایام میں اوسنے ایک دفعہ اپنے ایک طالب کو بہ تبدیل لباس مسلمان کر

کے طور سے [illegible] اوسکا کرکے اوسکو خوب شرمندہ اور نادم کیا اور آیندہ کیواسطے تنبیہ کیا

کر سیوا رام کا [illegible] تخمیناً قریب ۱۷۹۰ء کے بعمر [illegible] سال کے اوسنے انتقال کیا [illegible] تھا اور اوسکا

گادی [illegible] میں اسطرح پر کیا کہ [illegible] کا اور اوسکا موضع [illegible] علاقہ ضلع جھنگ کا

رشتہ دار بھی - اوسکے باپ دادا دولتمند آدمی تھے اسلئے بعمر [illegible] سنبھالنے کے ایسے عمدہ نیک عادتوں پر چلتا

اور کام [illegible] اور رفاہ عام کے کرنے میں اپنی ہمت عالی کو خرچ کیا - بڑی خوش خلقی اور رحم

دلی و بردباری وغیرہ حمیدہ اوصاف سے بھی آراستہ تھا - علم کو اسکی [illegible] ایک

اور ایسے قسمی گوردوارے جو اوس گانو کا دھرم سالہ تھا - [illegible] کرتا تھا اور سیوا رام کی صحت

کیا - تھوڑے دنوں میں اوسکی [illegible] اور خوب [illegible] کا شہرہ پھیل گیا - بھائی سیوا رام کی

سنگت نامی [illegible] دیکھنے کو [illegible] میں آیا - اگرچہ وہ اپنی گانو میں [illegible] تھا [illegible] کے

موضع میں [illegible] فاصلہ [illegible] کوس کے [illegible] تھا - واسطے [illegible] کرتا [illegible]

کے ایک ہندو کے گھر میں گیا ہوا سیوا رام کو لوگوں کی زبانی یہ دریافت کرکے وہاں پہنچا اور اوس سے ملاقات
اوڈن سے اوسکا پتہ و نام پوچھکر بڑی خاطر اور تعظیم سیوا رام کی کرتا رہا۔ اسمیں دونو کی کمال محبت
وارتباط پیدا ہوا - بہائی اوڈن سیوا رام کی ملاقات و محبت سے بہت خوش و خرم ہوکر آخیر
کو مرید اوسکا ہوگیا - چند روز کے بعد سیوا رام تو وہاں سے رخصت ہوکر موضع حویلی لکھو میں آگیا
اور اوڈن رام اپنے وطن موضع لکو میں واپس ہوآیا - جب کچھ روز گذری تو اوڈن رام ضد
شوق محبت و مذاق درد سے سیوا رام نے اپنی طرف کو کھینچی - جسکے سبب سے اوڈن رام حویلی
لکھو میں پاس سیوا رام کے آگیا - وہاں اوسنے اوسکی خدمت فیض درجت میں رہکر بخدمت
ارادت و ادب مریدانہ کچھ طریق سلوک اسکا کیا اور کچھ سیکھ لیا - سیوا رام نے اپنی حیات
میں اوسکو بباعث خدمت گدی کا اور اپنی جانشین و خلیفہ کرکیا - سیوا رام نے بعد چند ایام کے حویلی لکھو
میں وفات پائی - اور جسد وجسد اوسکی اوسکو دریا برد کیا گیا - بانمدار کی رسم اوکی لگی
بہائی اوڈن رام نے سیوا رام کے بعد اوسکی گدی اور ہر قسم کو بہت بزرگی کر دکھلا دی - پیچھے کتنے دنوں
موضع لکو میں آیا - یہاں اوسکی گائیاں چند چور لے گئی اور کئی اوسکی رہ گئی - جب سادہ لوحان نے یہ
حال اوڈن رام کو کہا تو اسنے اوسکو یہ کہا کہ یہ کیا جانا اوڈن جو چوروں کو دے آؤ تاکہ چوروں کو
دوڑ کے جو تکلیف پاون گے کو تکلیف و دقت ہو - سادہ لوحوں نے حسب ارشاد اوڈن رام کے ایسا ہی کیا
چور اسبات کو دیکھکر اوڈن رام کی بزرگی بتا دی تو قائل ہوکر شرمندہ اور نادم ہوئی اور سارے
مواشی چوری کردہ کو واپس کردیا - پھر بہائی اوڈن رام سبھہ ملک کی رہنما ہوا لیکن تین میں
مقام شکارپور متصل سکھر جو نگر بادشاہ کا ہے اوس میں مقیم ہوا اور بہت برس ایک مقام پر
کہ سنہ ۱۸۰۶ مطابق سنہ ۱۸۱۶ مدت تک سکونت پذیر رہا - بہت لوگ خاص و عام

اوسکی پالش اور اوسکی ملک محبت سے متنفض ہو کر ہمیشہ قریب تین دریائی ہمراہ آدمی کی اوسکی

ڈیرہ میں رہا کرتے تھے۔ کتاب گیرتیں سے انکی صحبت کا شغل بہت تھا۔ لاہور میں بھی سنگت شاہ فقیر

سے بھی اوس رام نے ملاقات کی پیر کرتارپور ضلع جالندھر میں گئے وہاں اسی کا رنگ رام ناتھ جی

کو مرید ہو کر بسا اور بسائی بہارا بھی دھرم سو احمد کو تالیف حقیر ہم نے لکھی ہیں قتل دو دساگ سنگھ ۱۸۱۲ء

سے بیا در بساگ سنگھ نے دھرم کرتارپور بنایا سنتو دیا کرتارپور سے بھی ملاقات ہوئی اسکے دیوان

دھرم پور سے سوئی کر کرتارپور میں بھی دھرم سال بنائی گئی اور کچھ روز مقام بھی ویسا کیا جیسی

دوسرے کسی شاہدرہ میں آیا سیاح مقام ہوا واقع پہاڑ کی سیر کرنا تھا تھوڑی کو گیا وہاں پر

بھی دھرم سال تیار کرائی اور وہاں لوگوں کو بہت سا اپدیش کیا کہ اونکو راہ راست

دکھایا۔ اتفاق سے وہاں کی آب ہوا زیادہ موافق طبیعت کے ہوئی اوسکے سبب چند روز تک

رنگ اوس عالم کا سیر اجب وصیت ہر یار ہو گیا اور اسکے اوصاف حمیدہ اخلاق پسندیدہ

مرہم دوھی میں بہت تفصیل سے لکھی ہیں یہ شخص مزاج کا امیر اور لباس عمدہ پہنتا تھا

وکیلوں نے [illegible] زیادہ ہی اسکی امارت کو دولت ہونے کی لعنت بسائی سیوارام کے پاس اعتراض کی

مگر سیوارام نے اونکا اعتراض کو رد کر کے اوسکو یہ جواب دیا۔ کہ بابے نانک جی کا بیٹا ہمیشہ

نے یہ الله ہو کہ لینے نصیحت جب اپنا پایا جب سخت ہو تا تھا ولیا اوسکو لگتا تھا وہ

ادسے دولت میں رہتا تھا کوئی بات اعتراض کی نہیں تھی لیکن تو یہ بھی دنیاداری

میں کرتا تھا اسکی لاطینی بات پڑھی ہیں اسطرح لکھی تھی پر خدا دونوں میں یہ موضع

بعد میں تھا اور دنوں میں جمع ہوئے عمدہ نے جو ہوا [illegible] مالک سرداروں کا دیوان

اسکی کاشنیت کا آوازہ سنکر انکے واسطے ملاقات [illegible] درشن [illegible] اسکے

1015

پالیسی آیا - دوسرا اوسکا اچھا نتیجہ طریقہ چال چلن اور خرچ روزانہ عام و دوم اوسکو دیکھتے سبھی

خوش ہوا اور خوش ہوکر اونہنے اوسکو ماہوار دینا چاہا معافیکا شبہ دنیا چاہا مگر اونہوں

نے ہم سے اسکو قبول نکیا اونہنے مہینے میں سب تقریر سنی کیا اونہنے اوسکا مضمون منظور نکیا

جب اونہنے عدم قبولیت کی وجہ پوچھی تب اول ہمنے [illegible] تو اونہنے بوجہ لینے نقصان عبث

اوسکے لینے میں اول اسے بیان کی تفصیل یہہ - اول تو یہہ کہ آدمی جو کام کرنیکی ہے اوسکا نفع

نقصان اپنی دل میں سوچ لیوے جب میں یہہ معافی لیتا تو اوسکی شہرت عام ہو جاویگی اور مجھکو

لوگ طامع اور حریص کہنے لگینگے اور ہماری خلاف مذہب و اسباب سمجھینگے - علاوہ اسکے حاجی

مصطفی - مولوی - عالم اس قسم کے لوگ جو اپنی کو مستحق سمجھتے ہیں اپنی [illegible] تمہاری

مکر میری بدنامی کرنے پر ہونگا اور کہینگے کہ دیکھو ہم دیندار اہل اسلام کو چھوڑ کر ایک ہندو کو

اتنی بڑی معافی دیدیا - تمکو ایک ہراس بڑی اور اسکے دلگیر [illegible] ایک

طرح انگیخت کرتی ہے اور کوشش میں یہہ دینگے اور ہماری ہی دل میں اسباب کا خطرہ ہو جاوے

[illegible] وہ ہمسے ضائع ہو جاوے - اسلیے ہم بے خطرہ ہیں سمجھتے ہیں خطر ہونے لگیگا - دوم -

اب تو ہم بیدھڑک [illegible] ایک مسافر مسکین کی خدمت برائے نام خدا کرتے ہیں یہہ بیچارہ [illegible]

پیدا ہو جاوے - [illegible] سوا خدا کے کوئی واسطہ ور ابطہ دار نہیں ہوئ اگر اسکی یہی خدمت

تو اضع کی جاویگی تو شاید ہماری شکایت اور کریں اور وہ ہمسے معافی [illegible] خود والی

تو ہم سے [illegible] خواہ نخواہ ہر ایک [illegible] کی خدمت بخوف [illegible] کرنی پڑیگی تب تو ہم بے خوف

و خطرہ ہیں سوائی خدا کے کسیکا خوف نہیں وانتگر ہو جاوینگا - سوم - اسے ہم جنگل میں

رہتے ہیں سب خلق خدا فقیر سمجھکر ہمپر رحم کرتے ہیں اور ہر ایک [illegible] کے [illegible] آتے

خوردنی و نوشیدنی وغیرہ سے رکھے ہم اور ہماری سیوا کرتی ہیں اور طرح طرح کے اچھی عمدہ نفیس چیزیں ہمارے
واسطے لاتے ہیں اب تو ہم سب کے قرضخواہ ہیں پھر قرضخواہ بن جاوینگے اور لوگ ہمسے مانگینگے - صاحبو - انکو
تنخواہ دینگے پھر والوں سے دیوانہ اور بادشاہ کارہ بکرا نیا داس اوسکا چھوڑ دیا تھا جب وہ سنینگے کہ وہ جاگیردار لوگ
ہیں - تو خواہ مخواہ اثر ہماری دانشمندی پر ہوگا - پھر اونکی ستم کا ہمکو جواب دینا مشکل ہو جاویگا پھر ہم ویسے ہی گرفتار
عیال و اطفال اور باہم جاوینگے یا نہیں - جو جو ہمارے گھر آتے اور ہمارا گھر جو لیلی روشنی سے خالی از ملا پاتے
ہیں تو مکان حقیر خانہ جانکر چلے جاتے ہیں - جب مال آمدہ ہماری ملکیت جمع ہوگا تو اوسکی حفاظت کیواسطے
ہمکو صندوق قفل کلید مہیا کیا ہتیار وغیرہ سامان بھم پہونچانا پڑیگا جو ہماری پاسبانی کے فکر ہیں اور ہم اونکے فکر انکار
کیے بغیر ہونگے - سالہا عزیز وقت مد دولت میں گذر گیا اگر کسی موقع پر باہم مقابلہ ہمکو جنگ و جدل کا
اگر اونکا کوئی مار آگیا تو درد سر دار نالہ اور جو ہمارا کوئی مارا گیا تو ہمکو رنج و غم ہوگا خوشی کا تم ماتم
ہو کر زندگانی تلخ ہو جاتی ہیں - اب جو کوئی مانگنے والے لوگ ایک یا دو یا اوسسے زیادہ آتے ہیں
تو ہم بعض انکار اونسے چھوٹ جاتے ہیں وہ ہمکو بروقت جانکر چھوڑ جاتے ہیں پھر موقع جنگ اور بھی ہمکو تنگ
کرینگے اور زیادہ داری تو بھی عمل میں لاوینگے وہ ہمکو شرانگنے سے اونکو اسکا نتیجہ برائی چھوڑنا کی کر
ہیں ہے - جب مانگنیدار ہمارے ملک لوگ کاشتکار لوگ کوئی تو ہمسے تخم مانگیگا اور کوئی
ہبہ وغیرہ اور کوئی ہمسے کمی حصص کا جھگڑا کریگا معہ وہ اوسکے اگر کسی ہمارے ہمسائے
ہماری زندگانی بہت پریشان ہوگی اور ہماری آسامیوں نے اونکو تنگ کر لیں اور ہمارا لوگ ... ماسے
اونکو چھوڑ دیا ہو کاسے وغیرہ ناراض و بے دل ہوکر بدل سے کام نکرینگے اور جو نہ چھوڑا
تو ہمارے بنے پسند کی دشمنی اور فساد عداوت پیدا ہونگے - جھگڑا اعداد اونکو لینے لگی ہیں
ڈال لینا یہ عقلمندوں کا کام ہیں یہ کہ شاید انقلاب زمانہ سے اگر ہم تم سر جھکی اور کوئی
مالک ملک ہو گیا تو اوسنے وہ میوہ ضبط کر لیئے پھر بھی تو ہماری شادہ اونکے بالکل

درخواست معافی کرنے پر تُلینگے اور یہ اونکو دیکھاتے رہینگے اب ضبط طمع کی فضیلت خواری اٹھانیکے اور

لالچ کے سبب سے ہر قسم بھیکاری کا نیکم یعنی طمعین کی برداشت کرنے پڑینگے اب محنت مزدوری

کرکی کماتے ہیں سست نہیں ہوتی اپنی ہاتھ پاؤں کی کمائی کرکے آپ بھی بندہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو

بھی کھلا دیتے ہیں - جب اونکو مفت خوری کی شرم جاویگی اور معافی ہاتھ نہ آویگی تو حرام خوری کی عادت سے

عادی ہوجاوینگے فقیری سے جاتے رہینگے اب ۹ دستگیر کی خاطر خاص خاص لوگ آتے ہیں اور خدا کی یاد

کرتے ہیں پھر تو بہت سی حرام خوریکی خاطر جمع ہونیگے اور غفلت سے اوقات بسر کرینگے اس قسم کی

اور بہت سی اچھی مجمدہ اونکے قول نکلے جاتے ہیں اور نصایح حالاندر ہے بہائی لمبی سی انکی ہیں

کہ جو زیادہ از تحریر ہیں یہ لوگ وہی کیمیا سعادت کہا جاوے تو بجا ہے - کہ جنکی بابت بہی وہ وقف

کامل تصور کیا جا سکتا ہے - جب یہ ہسایدار میں رہتا تھا تو اونکے دربار صرف سر ایک ہی لوک کا سا

صاف اور ایک صلوٰۃ ہیں اور ایک کمبل ہوا رکہا کرتے ہیں - اس سنہ سے (بابا کے) وہ اکثر خود لیجو کر

لگے رہیں تبرک جا بجا رکھے الٰہی بابت سے اونکو تکلیف ہوتی تھی - پیر کسی شخص ودیکھنی سے

سبا ہی اوڈن رام نے اپنی مریدوں کا سادہو لوگا لنگوٹ سر پر ٹوپی بلکہ قطع موجود رکھنے کا ارشاد

کردیا تھا سے وہ بیگا ریسے چہوٹے او سادہ خیال کئی گر - اب تک اکثر ٹوپی سر پر رکھنے کا اول

سے ہی سادہو لوگا رواج اور لنگوٹا بسند بہی ہے - مگر بعض لوگ مرقہ سکہ نکلے جو اونہیں آکر داخل ہوئے

رو ہندو اونکی ٹوپی پہننے کو ناپسند کرتے لگے کہ اکثر اپنے سر پر لیتے اونکے نزدیک ٹوپی کا

سر پر رکھنا خلاف حکم گورو گوبند سنگھ جی کے تہا - علاوہ اوسکے اونکو اور کچھ بہی لوگ پند دل

اعتقاد یا ہم ہوئی یا تھما اور قریب سنہ ۱۸۶۰ء کے سیوا داس ہم بیدا ہوا اور ۱۰۲ برس

کی عمر قریب فوت ہوا - لوگ کہا کہ یہ بہائی اوڈن رام والے

اسکی جنم ساکھیاں وغیرہ سماچار ہیں) اس فرقہ کی کتب حساب ریاضت و زہد و تقوا و دلیل کشف

و کرامات وغیرہ ہیچ قسم امور سے ہوتی ہیں بڑی تعریف اور توصیف طول طویل سے بطور دیگر

فرقہ اور گوروؤں کی سی ہوسکتی ہے بدستور چھوٹی ہی میں لیا جا سکتا اور سچ کیونکہ بعض باتیں تو ایسی

ہوتی ہیں اونکا سمجھنا مشکل ہے - مگر بعض باتیں اور قصہ اور حکایات فرضی ایسی داخل ہوتی

ہیں کہ جنکو فرض کیا جاتا ہی اور وہ مبلغات محض انہی گروہ کے مریدوں کے اعتقاد کی مضبوطی

اور زیادہ مستحکم کرنیکے واسطے اور سیر و سیر عام لوگ خلاف مذہب و ملت والوں کو دلیل

پر اپنے مذہب کی بزرگی و عظمت اور اونکی جبرہ اسکی برائے دلیل اونکو اپنی مذہب میں

ہونے کے واسطے بطور ترغیب و تحریص کے گھڑ لی جاتی ہیں - انکا گروہ کے سادہ فرقہ سے

موجودہ ہیں ایک باسم بابا سیوا رام کہ جنکو سیوا پنتھی کہتے ہیں اس فرقہ کے لوگ بہرہ جو تھا

لنگر لگانا بعضاں وغیرہ اسمٰعیل خاں پہلے ہوتی ہیں دوسرا فرقہ بابا اڈن شاہ کے نام سی

موجود ہی جو اڈن شاہ کہلاتے ہیں یہ لوگ ضلع گوجرانوالہ ہی لیکن ضلع مالیر کوٹلہ

سوڈیاں و گھوڑا کہ پیلے ہیں - اڈن شاہی انکا نام ہونیکی یہہ وجہ ہے کہ [illegible] ایک

[illegible] اڈن نام [illegible] انکا [illegible] نام رکھا ہے - دوسری یہہ کہ جب اڈن رام شاگرد

میں رہتا تھا تو ان دنوں میں یہہ دستی سامان جو کچھ کسی کے رہیاں لمبا ارکے لاہور

میں بیچا کرتے تھے نام تو اونکا کچھ معلوم نہیں ہوتا تھا اسواسطے لوگ اونکو اڈن شاہی

کرکے پکارا کرتے تھے جب قبیل گوروؤں کے سکھ بھی مریدان کو گوروؤں کو لوگ

مانگتا کہتی اور ان کو تھی اور سیوا پنتھی کا بھی یہی وجہ کہ یہ بھی علاوہ او

جو ملے یہہ لوگ لوگوں کی بہت سیوا خدمت کیا کرتے تھے اور اس عمل کے سبب بھی اونکو

سیوا پنتھی کہا جاتا تھا جب اسوقت بابا سیوا رام گرو کے مرید و خلیفہ بنا [illegible]

اونکو کو کا نام دہاری کہتے ہیں اوں شاہ نکی دہرم سالہ معروف بہ ٹھکانہ گوجرانوالہ سے تا گنگوارہ سب بنی ہوئی

ہیں - گورو بابا صاحب بیدی کی نسبت بہی اولہا اون لوگوں کا بڑا اعتقاد ہی یہ لوگ اونکو خاص

گورو گوبند صاحب یا اونکا اوتار تصور کرکے مانتی ہیں اور اونسی فائدہ اون کی تعظیم بہی سب ادب سے کرتی

ہیں چونکہ اوں ایام میں یہ لوگ بنا بنایا گروہ دہرم دوارہ میں بنا تا اور گورو صاحب کی بہی اوں

سب بڑی عروج پر ممتاز اور صاحب ثروت و حشم و خدم تہا اوسنے ان لوگوں بہی اپنی کسی حکمت عملی سی

اپنی خادموں کو مریدوں میں شامل رکہا - سوائے اوسکی کوئی سبب اونسی اعتقاد کا نسبت بابا صاحب بیدی کی

بابا بنی جاتا اس گروہ کا شجرہ نسب جو مکلگو سنت سو بارلیم اوں شاہ سی ملتا ہی اور حسبطرح پر وہ رحلت کیا

گیا اوسکی نقل بہی براں ملاحظہ ناظرین کے دیکھی کتاب مذاکی گئی ہی - لیکن لیو تی کی مضمون سے پایا جاتا کہ

گنبد نیل شتواں سنگت کا چیلہ اور سو بار سنگت گدا سرائن کا چیلہ ہی اور یہ بہی واضح ہی کہ اوں رام نے

اپنی عہد میں لیبت شاستری بہاکر کرامات اور جسمی کا دو نام مرید بہائی اوں نے کتاب کیمیا سعادت کو

زبان دربار پنجابی میں ترجمہ کرکی اوسکا نام بہا دری سہاگ رکہا - مگر اصل کتاب سے یہ زیادہ تر فائدہ بخش

کیونکہ اصل کتاب تو خاص ایک فرقہ ہی کی آدمیوں کی لیئے مفید ہی اور یہ عام لوگوں کی واسطے مفید ہی

بہائی سنتو رام مرید اوں رام اوسکی دیواں مثنوی مولانا روم کی کتھا سنایا کرتا تہا اگرچہ یہ لوگ

دور دور اضلاع مقام ملحقہ سکونت پذیر اونکی حال کا مفصل لکہنا مشکل ہی - مگر اکثر حاضر

جنکی دہرم سالہ میں اونکا حال جو معلوم ہوا وہ بیان درج کیا جاتا ہی مگر جو طبقے نہ ریکہ

اپنی پیروکی نسبت اوراد سے ہیں وہ یہاں درج ہیں ایکی دہرم سالہ واقع کریالہ نوالہ

دہرم سالہ واقعہ کڑہ بالمنسا والہ معروف گڈرہ گمر دوار شاہ ملکہ اثار ریوالہ

گورو تیغ بہادر صاحب

گنج ملک

15

سیوا رام

اودل شاہ

دکھ بھنجن

لبھا کی رام

گنگا رام موجود

دھرم سالہ بھائی لبھایا رام یہ دھرم سالہ بھائی لبھایا رام نے امرتسر میں بمقام کٹڑہ آلو والا درمیانی گنگو ایا لبھا رام
مسدود کٹڑہ ہا بنوایا ہوا ہے گزشتہ ۸۰ برس ہوئے سمت ۱۸۹۲ بھائی لبھایا رام فوت ہوا - اب بھائی اودے سنگھ
جی بڑے مہا بھائی گنگا رام جو آدمی نیک اور صاحب علم سادہ مزاج حال موجود ہیں - دھرم سالہ کی چھت
[illegible] اور آیا لیوا فرار لیا ہے سمیت اودے سنگھ اودل شاہ اس طرح لیو ہے جو گنگا رام
چیلا کی رام - لبھا کی رام چیلا دکھ بھنجن اور دکھ بھنجن چیلا اودل شاہ کا ہی

دھرم سالہ واقعہ گلی دروازہ متصل چوک بازار

یہ دھرم سالہ اودل رام چیلا دکھ بھنجن کا ہی - اب بابا لکھا یا چیلا اودھم رام اس دھرم سالہ کا مہنت ہی

دھرم سالہ واقعہ کٹڑہ سردار دل سنگھ نیرہ

یہ دھرم سالہ بابا حضوری رام چیلا پنجو رام دکھ بھنجن چیلا اودل شاہ کی ہی اب اوسمیں سری گنگا چیلا حضوری رام موجود ہی
حضوری رام سمت ۱۹۴۲ میں گزرے گرسب اودل شاہی سادھوں میں بڑی عمر کا تھا اور سب اوس سے چھوٹے تھے
اور سادہ سیدھا نیک چلن آدمی تھا - ہر کیس لڑکیاں پڑھانا کام کرتا تھا اور سب شریف کلام و خوش خلق تھا
اکثر اوسکا یہ وتیرہ تھا کہ جو کچھ اوسکو آمدنی ہوتی تھی سب خرچ کر دیتا تھا ضرورت مندوں کی حاجت سب سادھوں
کو کھلا دیتا تھا

دھرم سالہ واقعہ گڑھ سردار موم سنگھ

یہ دھرم سالہ منگو رام جی بیدی کی ہے جو بیدی اول شاہ کی بنائی منگو رام ۱۸۸۹ میں فوت ہوا اور اسکے بعد
راموبائی جی بیدی اوس کا متنتی ہوا۔ راموبائی ۱۹۱۰ میں فوت ہوا۔ اور اسکے بعد اوسکا چیلا گور سنگھ ہوا
گور سنگھ سمت ۱۹۳۶ میں ... اب گور سنگھ جی بیدی ... سنگھ موجود الوقت ہے

دھرم سالہ واقعہ گڑھ سردار کرم سنگھ

یہ دھرم سالہ بھی ... بیدی ... رام کی ہے ... رام کا چیلہ ... سنگھ ~~... سنگھ~~ کا چیلہ گوردت سنگھ
گوردت کا چیلہ اب جواہر سنگھ ہے

دھرم سالہ واقعہ گڑھ سردار کرم سنگھ موضع رنگڑ ... کا صلب سالہ ... موجود

اس دھرم سالہ کا سلسلہ اول شاہ کی اسطرح پہنچا ہے کہ اول شاہ کا چیلہ بیابانی راموبائی ... اور
راموبائی کا چیلہ ہری سنگھ ہوا ہری سنگھ کا چیلہ کرم سنگھ ہوا کرم سنگھ کا چیلہ اب ... سنگھ موجود ہے۔ عرصہ
تخمیناً سو برس کا ہوا کہ کرم سنگھ نے اس دھرم سالہ کی بنیاد رکھی اور یہ دھرم سالہ نفع ... ہے۔ ... کی
دلیل ... لوگ اکثر ... ہیں اور آگے پیچھے بھی آتے رہتے ہیں۔ راموبائی ...
سماحال ... ہیں یہ کلی ... یہ شخص ... کا ... بہرہ کا ... تھا ... سعد الله ...
میں تھی اور شوق خفیہ ... خدا شناس ... ہوا ... میں اول شاہ کا ...
اور مقام ... آیا۔ ... اللہ ... اول شاہ ... وقت ملاقات ... اول شاہ
کے اوسنے ... قیمتی ... روپیہ کے مقابلہ ... اول شاہ کی ...
اور ... اول شاہ نے ... اوسکی ...

اور اون شاہ صاحب کو مدت سے اونکی ڈیرہ میں اونکی خدمت میں بجلی کا تار رہا اور ایرشفت وغیرہ
بھی سٹ کی اور رسم و صفائی کا شکری - یعنی عمدہ حکت و ملتانی نوع چینوٹ وغیرہ میں رکھا
بہتر رہا - آخر ام بیمار سکونت پذیر رہے اور حنبل سنگھ رستی موجود الوقت سے بعد اونکی نسبت کوئی
میں اور سے اچھی اچھی باتیں لکھیں حصہ صلی اونکا لکھا ہوا الشلوک ہی آخر ام بیمار ہیں جو کچھ کہ قریب سمت ۱۸۷۰
کے فوت ہوا اور سکی سادہ تالاب کو اسر بر کی ان صوبہ بنائی گئی - مبادی الحال میں معمولی
کام طور کے گونگ یک طرح سادہ کی طرح تھی میں اور سر کچھ عمارت بنتی - عرصہ کچھ بیس تیس برس کا
ہوا کہ گوردت رام دلاسا سنار کے ذریعہ سے اس میں منا میر قاطعیت ہا ترکی کی ششش کو دیکھ کر
اس مکانکو ایسے رنگ و ڈھنگ سے آراستہ و مکمل کیا گیا کہ گویا دوسرا بابا اول [illegible] دیکھا گیا ہی اور دل میں
اوسکی ترقی کو دیکھ کر اعتقاد کو بنایا جاتا ہی اب مسنت کے نام سے معروف ہی - اوسکا بنانے والا زیادہ سنگھ نے
عقیدہ [illegible] اور عقیدہ بنایا گورکھی کا صفحے سردار نکار سنگھ سنڈیانوالیہ کے ساتھ سمار اجہ دلیپ سنگھ کے بارہ
[illegible] ڈنڈول حیثیت مدت رنکرو الی اور اگلی کہا ہے یہ دو لوگ بنائے ماہ بیاکس سمت ۱۹۴۳ تک اپنی
دکان ہند کو [illegible] و موجود تھی - اوکن شاہ بیچنے بی تواریخ میں اسی مسنت نے راقم کو مدد دی ہی اور مسنت گوردت سنگھ
وضع کا معقول اور زبان کا شیریں بیان ہی

دھرم سالہ واقعہ محلہ منڈی چوہاری تخت مل والہ

اس دھرم سالہ کا بانی مہنت [illegible] بنائی وسیلے رام ہی - تخمینا سنہ ۱۸۷۵ بکرم کے قریب یہ دھرم سال بنائی - پہر مہنت خام
دھیرہ پورانی ہونی عمارت کی سمت ۱۹۰۲ از سر نو پختہ چونہ گچ وغیرہ سے اچھی خوبصورت مع نقش و نگار تعمیرات
کی تعمیر کی گئی - بنانے والے دستیرام چیلہ ببلارام کا اور ببلارام چیلہ اون شاہ کا تھا - جیلہ رام مقام [illegible] تیسل صلقہ
ننہ کو بہت بکنا قریب سمت ۱۹۶ کے فوت ہو گیا - دستیرام نے آخر میں اس دھرم سالہ موجود بنائی - دستیرام شہ ۱۹۶۶
میں فوت ہو گیا اور اسکے بھائی ہرلال [illegible] اوسکا چیلہ [illegible] ہوا ہرلال سمت ۱۹۱۹ میں مرا اوسکی جگہ بہائی آیا گرمست
دھرم سالہ ہوا یہ مسنت بہت اچھا آدمی سیدھا سادہ تھا اور اسی مسنت ہے [illegible]

شاہی اینکر معرفت بھائی سیر سنگھ صاحب نوشتہ خانیہ دربار سری امرتسر جی سنگراند تب گیا لیا - بھائی آیا سنگھ

سمت ۱۹۰۳ میں بردار بیلا کو بلہ لودر تیغ بہادر صاحب جو موضع ولہ کھلے امرتسر میں واقعہ ہو تاجی گرک بالترتیب بلوا [illegible]

منت ہیچلی دانکو دربار صاحب میں جا کر گشت چوکی لگایا کرتا تھا - پہلی شام کی چوکی میں بھی شامل ہوتا تھا اور دربار جھا

بھی چند لوگوں کو چندہ بیسے الجوہر جرایت و دھرم ارتھ کو دیا کرتا تھا - دربحالی [illegible] بھائی آیا سنگھ کے بھائی رام سنگھ چیلہ

اوسکا منت دھرم سالہ جی دسیرام چیلہ سیلہ رام کا ہوا ہے ایک سپاہی سنگھ ہی تھا اور مقابلہ چیلہ رام سنگھ ہوا

رام سنگھ کا چیلہ رام سنگھ ہوا - شا منگلہ دہرم کے منت سوبہا رام میں تھا اوسکے کوئی علیحدہ دہرم سالہ نہیں تھا

دہرم سالہ واقعہ گنگ منڈی

اس دہرم سالہ کا منت رام مچھی ہی اور دہرم سالہ بہی شنبہ ۱۸۷۵ بکرم میں بنائی گئی تھی - رام منیہ چیلہ چیلہ رام بالک اور

جن رام چیلہ سمبا رام کا - اور سمبا رام چیلہ جگت رام کا اور جگت رام چیلہ سبلہ رام کا اور سبلہ رام چیلہ او

شنہ کا ہی - جگت رام نے ۱۸۶۸ء میں مقام نور پور علاقہ ضلع شاہ پور میں انتقال کیا - فلاحت و دستور

سما مہاراں اوڈن شاہی کے تری دہرم دکام اوس کا سیوا بنایا گیا اور سمادہ بھی بنائی گئی

دہرم سالہ واقعہ کٹڑہ [illegible]

بھائی پریم چند اداسی نے اپنے ہم لیڈو ہیلیے بیل سمت ۱۸۱۲ بکرمی میں امرتسر میں آکر دینی دہرم سالہ قائم کی

جو مہاراجہ ادن شاہ صاحب سے پہلے دربار صاحب امرتسر کا استھان وہ دریکے واسطے آیا کرتا تھا و اسکے دہرم سالہ میں دیرہ

آرام پایا تھا - پریم رام کے دو چیلے ہوئے - ایک تو مسمی موتی رام - دوسرا گلاب رام کے دو چیلے ہوئے ایک مسمی

رام نانک [illegible] وہ جو آزاد آدمی درخاست کرتی تھی - راجی چیلہ [illegible] رنجیت سنگھ بہادر

ملک پنجاب ہمراہی فرزند نونہال سنگھ کے اوسکی خدمت [illegible] آیا جایا کرتے تھے - اگرچہ وہ اوسکی

کچھ خدمت وغیرہ بھی کیا کرتے تھے - مگر چونکہ ہیرا سنگھ کی ہمراہ ہی رہا کرتا تھا اور ہمراہ کرداد کا ملفوظ

[illegible] تھا - اسکے واسطے اوسکو گوبہ برادہ کے نام سے ملقب کیا کرتا ہے

اور عارف کامل تھا - ہر صنف ہم کشیدل دہم لطف اسی کے ثمرات بکثرت پیدا کیا تھا اور دیات ہی لوگوں کا
ہراتی میں ہانی واسطے رفع تکلیفات امراض وبیماری کی تیر و بار کرتا تھا - متصل جلو بنگلیاں وکنڈ منڈی
کے رہائش رکھتا تھا - چنانچہ ایک ہی اوسکی وہم ہاسی کے دمکان موجودی ہیں اور دوماک بے پیرواہ سنہ ۱۸۹۳ اکتوبر تھا
اوسکا صیلیا سمیں سنتیونگب ولد ساکنید دانت کرتی عورت گھوٹا وہ بھی عارف کامل درخولش رہتا تھا
اوسکا بید ودتیرہ تھا کہ سارا دن اسی مکان میں رہتا - لیکن ظاہر ضرورت کے باہر آتا جاتا تھا - جاڑی
دمیں گرود وغیرہ نوالح [illegible] بہیا اکثر بیٹا کرتا تھا اور توحید تصوف کا بیان کرتا اور
اوسکی خولش لعزائی دسہجر بجائی سننے کیلئے اکثر لوگ ادنی اعلیٰ اوسکے گرد اکر جمع ہوجایا کرتے قریب
ہیموا آدمی ہجوم ہوجایا کرتی اور لقم ایسے مسطور ہیں کسی کا جابکر تا تھا وہ ہر وقت ہموار اکثر رسا کی
حشم سنہ کرتے ایسا ہست عوق کامل اور اوسکی جواب معقول دیتا وصبح حوش مائل درحوش الحیس رکھا کر
تجربہ کار دحیان دہیو وہاں کردھی تھا - ہر کسیکو بلکہ کسیکو دنیاندار کو گرا لیتا تھا اور دولتمند
آدمی کو ہمیں اگلے مکر سے بیا لاتا تھا - ازنہ شرب لیے بال لا درک تھا - وجہ اوسکی یہہ بھی تھا کہ اوسکے
تالیں لی - جسد روپیہ اسی دنیاداری کی حالت کا اندوختہ تھا اوسکی سعو وغیرہ کے ذریعہ سے اسی
اوقات لوگ معقولیت کے صرف کرتا تھا - اسواسطے بالکھا ہی تھا کہ ہم لکھے ہی تھا دل ہی مائل
رحم تھا ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ مطابق ماہ کاتک سنہ ۱۹۲۵ بکرم کے ہر دوار اشنان میں فوت ہوگیا اسلام میں
کہ در اندہ مالک کا کوئی اولاد جیلہ ہی ہے اوسکی ایس لرس

دختر جیلہ نانی دولدرام کسیگی گوردت رائم

گوروشیو بہادر
گنا کمیل
ہیوا رائم

ادوار شاہ
ہر لرام
دولو رائم
گوردت رائم

سوہا رائم
گلکیانداس

بعد وفات دولورام کے بیٹا گوردت رام اوسکا جانشین ہوا سالہ واقعہ کو کہ میں نسبت قائم ہوئی اور اوسنے

اپنی اوقات سب اچھی طرح عملی دنیاوی فضیلت سے گذاری۔ مہاراجہ رنبیر سنگھ کے اوسکی پیش خود آیا تھا

اوسکو اپنی بالی الحواری متعین ہوا۔ بعد بعد وفات مہاراجہ رنبیر سنگھ کے اوسکی کار خدمت ہوا

فرمایا۔ مگر اوسنے اطمینان کچھ نہ کیا سمت ۱۹۱۸ میں ... رام جی پنڈت ... سنگھ کے۔ اوسکے بعد بیٹا اوسکا

نسبت قائم ہوا۔ اوسنے اپنی عہد میں نسبت کو خوشدلی و جلدی سے وضع ... لمبی داڑھی

رکھا کرتا تھا۔ اسی سبب سے دہاں پنڈتان اور شاہی میں معزز و معتبر و مالدار ہی تھا۔ جہاں اور جس

دیگر فرقوں کی مدد پایا جاتا تھے جمع اوسکو ہی مدد پایا کرتا تھا۔ اوسی مدد پاس علم و لیاقت تھا

زمانہ ایسی تشریف ... اور اکثر غریب غربا کو دانہ نخود وغیرہ ہی ... تقسیم کیا

سمت ۱۹۴۳ میں فوت ہو گیا۔ اب ... اوسکی نسبت ... کھلی ... پاکیں

سمت ۱۹۴۳ تک موجود تھی۔ ... اکثر ... اور اور

اشیائے ... وغیرہ اشیا کی ... فروخت کرتے ہیں

ذکر بھائی موہن رام جیو ثانی بھائی پرسرام جیو اول شاہ

موہن رام جیو پرسرام جیو کا بیٹا راجوپال ملقب ہوئے تھا - موہن رام جو اس واسطے لکھا کرتے ہیں کہ یہ اکثر اوقات جپ کیا کرتا تھا - یہ اکثر سیلکرہ اگر پاٹ کیا کرتا تھا - سردار جو بہ سنگھ انگریا یہ اس کی حرمت و اخلاص کیا کرتا تھا - اور ان دنوں میں دیا سنگھ کو ان کا ملقب تھی - اور ان کی خدمت میں رہا کرتا تھا - ایک دن راجوپال موہن کی بسطر امتحان خدمت واسطے مدد کے اس کے جگہ بار بار نام خیر کہ جواد لے ایام ۱۸۶۲ کو فوت ہو گیا تھا - حکم یا جو کہ اول رات کو اندھی دنیا تھا اور رات سیاہ تھی - دیا سنگھ اپنی دل کو قوی کرکے ایک تنہ میں آگ اس کو مقام تک کو لے گیا اس وقت گھر ... اور اجمع باطنی اس کی طرف رجوع ہوا - سب اکیلے دیا سنگھ کو لگا - کہ کوئی بھی گرنتھ صاحب کو اس کے لے دو - دیا سنگھ کو ایک بھی جو الصورت رنگدار لگ گیا - دیکھ کر فرمایا کہ ... مستی ... ہی جو لیا بھی تم کا سب راجوپال ۱۸۷۹ میں مر گیا اور اس کی جگہ بھائی دیا سنگھ صاحب منت ہوئی - اور سرداران انگریا کی جگہ دیکھ لیکن ۱۸۷۲ میں ... اور تعالی ترقی وجہ مشہور کی لیے لوازمات ... عمل میں لائی گئی - دن بدن ... گئے جو جمع کیا بارات کے طریق بنائی گئی - قواعد ضوابط باندھے گئے خود ... گی گئی دنیا داروں وسادھاں ... سے الفت ہوائی ... کا ... لگ گئی - جب ... سنگھ ... اور ... کی ... کو وہاں ... کیا کرتے تھے اور بھائی دیا سنگھ ... اور ... سنگھ کا ... آخر میں ... گئی ... ستھان کا ... گیا ...

[illegible]

لال بیگ رکن گیا جو ۱۰ ماہ فروری ۱۸۷۳ء مطابق ماہ بیساکھ سمت ۱۹۳۰ کو فوت ہوگیا ہے اسکا بیٹا دیال

جو سمت ۱۹۱۶ بیساکھ ۱۷ کو فوت ہوگیا - اوسکی جگہ بابا گلاب سنگھ قائم ہوا - یہ بابا گلاب سنگھ

کچھ مدت گدی پر رہا اور ڈیرہ کا کام بخوبی چلاتا رہا سمت ۱۹۳۲ میں بابا گلاب سنگھ نے بمقام ... انتقال

انتقال کیا - اب بھائی اوسکی جگہ گدی ڈیرہ کا ماہ بیساکھ سمت ۱۹۲۳ سے حال تک موجود ہے -

ڈیرہ اس دھرم سالہ والا سنت کی چوسد فراخ ... تمام کا شجرہ ... تا ... کو ... بیان ہی

بیان کرتے ہیں اور یہاں آمدنی کیلئے زیادہ خیال بیان کرتے ہیں - ... حال اس ڈیرہ کی تمام دھرم سالہ

کی وڈیرہ جات سے یہ دھرم سالہ وڈیرہ مشہور رہی اور پنجاب میں بالعموم ... بہت بڑا تھا

اور آمدنی بھی بکثرت ... ہوتی تھی تخمیناً قریب دو چار سو سالانہ اب بھی امید ہے کہ ... کتاب

اب اس ڈیرہ کے سنت اپنے ... زیادہ سادھاں ... بیان کرتے ہیں - اوس

شاہی ... سے ... بیان کیا گیا ہے - ... سلسلہ کا شجرہ ...

میں ہیں - ایک چھوٹی دھرم سالہ اوسکی ... ہے - جو سمت ۱۸۸۲ میں بنائی گئی ہے اوسکے ساتھ ...

دو ایک ... موجود ہیں - اوسکی خدمت کو ... ڈیرہ والے لوگ

وغیرہ تعلق کرتے ہیں - عمارت پختہ ... ہے

احوال خانوادہ ستھرہ شاہیاں

فقرا ستھرہ شاہیاں وغیرہ مرد مان کی زبانی معلوم ہوا - کہ واقعہ قصبہ سرائے ... گکھڑاں ضلع گوجرانوالہ

میں ایک شخص ... قوم کھتری ... ایک لڑکا پیدا ہوا جو بدذات ... خانوادہ سے

بہر دل تھے - اسلئے والدین نے اوس فرزند مولود کو منحوس اور معیوب سمجھکر گاؤں سے ... ایک

ویرانہ میں پھینک دیا - اتفاقاً سمت ۱۸۶۲ میں جبکہ گورو گوبند صاحب ... سے واپس ...

تو ملکہ وسیر و شکار مرسر موقعہ پہونچی - وہاں اوسکو ایک لڑکے نوزاد رونے کی آواز گوش زد ہوئی
تو بچہ ایک خادم اپنے کے سپرد کر کے چلی آئی اور وہاں سے اوسکو ساتھ لے آئی - بہر حال رحم
اور خدا ترسی سے اوسکی پرورش کی - جب قریب بلوغت کے پہنچا تو اوسکے ماں باپ پتہ لگا کر
گئے اور اسکی خدمت سے اوسکو اپنے گھر لے گئے چند مدت تک وہ وہاں رہا - جب اوسکے ماں باپ مر گئے
اور وہ اکیلا رہ گیا تو دل سے سرمایہ اوسکا خیرات وغیرہ دیکر درویشی طرف راغب ہوا اور ایک تعلقات
سے خارج العمل ہو کر گورو رام رائی صاحب کی خدمتمیں آ رہا - اور لنگر درویشی میں دیگر لنگر سے پرستاری جھٹک چھوڑ رہا
اور خدمت مریدانہ بجا لاتا رہا کیونکہ جوہر ذاتی و فطرت خدا داد اوسکے خمیر میں مقدر تھی - اسواسطے
وہ صفات لطیفہ جو گورو صاحب میں راست گفتاری پاک طبیعت صفائی گوئی میں کیسا ہی کچھ لحاظ
نہیں رکھتا تھا اور صاحب بہ جان آزاد طبیع اور مذہب تھا اسواسطے گورو صاحب موصوف نے
اوسکو خطاب ستھرہ یعنی صفا باطنی کا عنایت کیا اوسکے لطیفہ ہائی اور راست گوئی کے شعر سخن
اکثر مردماں اسکنائی پنجاب کی زبانوں پر اب تک جاری ہیں اونکا مفصل حال لکھنا احاطہ تحریر
سے باہر ہے - کتاب جلد البلدان ہند میں مرقوم ہے اسنا یہ لکھا ہے کہ ستھرہ جادو
عقیدہ کے ستھرہ ہو گئے تو اس مسلمانوں سے جبر جباری کرتا رہا - جادو جوش کی وہاں ستھرہ بھی
تھا وہ پنجے میں لیا وہاں عاقبت وہ بھاگ کر ایک مسجد میں جا گھسا - مسلمان اوسکو پکڑ کر قاضی
کے پاس لے گئے - قاضی نے اوسکو مسلمان ہو جانیکی ترغیب دی - جادو نے کہا کہ اگر میری شادی
کر دو - تو مسلمان ہو جاتا ہوں - قاضی نے اپنی قرابت سے ایک بیوہ زن خوشتر روا اسکو دی - جادو
مسلمان ہو کر اوس عورت سے ہم بستر ہو کر چند روز گذرے - تو جادو نے اوس عورت
کو کہا کہ یہ دختر جو ساتھ ہے تو وہ بھی ... کہتی ہے کہ تجھکو وہ تھا اوسکو ... رہا

اسکی صحبت کو شستگی سے خرچ کرون تاکہ تھوڑے عرصہ میں کوئی [illegible] کا لڑکی پیدا ہووے اور گا

پیر اوسکو سمجھنے میسر ابھی پتہ ہی نہیں اور کوئی کشف [illegible] نہیں جانتا تھا۔ عورت نے اوسکی کہا کیا

جادو [illegible] کابل میں آیا اور [illegible] گرفتار کر [illegible] دار بندر [illegible] میں

کر دیا۔ شاطران یعنے سرکاری [illegible] نے خلاف [illegible] جادو نے [illegible]

معقول اور جو رستی کیا۔ آخر یہ بات [illegible] ہم [illegible] کر دیا

جادو نے قبول کیا اور [illegible] خبر نہیں آیا۔ صبح سے شام تک شاطران سے کوئی [illegible]

اور جادو نے سات دن تک [illegible] نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا۔ چالیس روز رہا۔ جادو

رفتار ریاضت [illegible] آدمی تھا ۱۰۵۰ سنہ ہجری میں اپنے یار دوستوں جمع کر کے مقام جلال آباد میں

رہا [illegible] کابل کے [illegible] جہاں [illegible] جوگی کی [illegible] انتقال

کیا۔ ستہرہ کا اور کچھ حال نہیں ملتا۔ [illegible] مؤلفہ [illegible]

اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ستہرہ شاہ کا ۱۷۲۳ سنہ اکرم میں وفات ہوئی۔ یعنے بعد [illegible]

[illegible] ستہرہ کا چیلہ رجاد شاہ ہوا۔ یہ شخص بھی صاحب باطن واہل عرفان

تھا۔ [illegible] ایک [illegible] جیسے اور [illegible] سردار ہری

سنگھ [illegible] رجادہ شاہ [illegible] رجادہ شاہ

کا چیلہ جگر شاہ ہوا۔ یہ شخص صاحب [illegible] و کرامت۔ [illegible] متصل [illegible] تھا

کے ڈیرہ لگایا۔ اور [illegible] ستہرہ شاہی فقیروں کا شجرہ [illegible] جگر شاہ

پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ اس خاندان کے فقیر [illegible]

[illegible] رفتہ [illegible] ہے عملی [illegible]

[illegible] قابل تحریر نہیں [illegible]

دھرم سالہ واقعہ اوپرلتہ جاول منڈی

ستھرہ شاہ
|
دھالہ شاہ
|
جنگڑ شاہ
|
محبوب شاہ
|
نگر شاہ
|
خوشی شاہ
|
گلن شاہ
|
کریلے شاہ
|
ٹنڈی شاہ
|
نرنتار شاہ
|
بنڈی شاہ
|
سنے شاہ
|
حیات شاہ
|
تاحال سنہ ۱۹۲۳
حیات قابض مکان ہے

رائے کنہیا لعل انجنیر سکنہ لاہور نے اپنی تواریخ لاہور میں یہ لکھا ہے۔ کہ جنگڑ شاہ کی سمادھ لاہور کے نامی گرامی مکانات میں سے ہے۔ جنگڑ شاہ ستھرہ عالمگیر اورنگزیب بادشاہ کے عہد میں خاص لاہور کا رہنے والا گزرا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اوسکو فقیر صاحب کمال جانتے تھے۔ اوسکا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ اوسی جگہ دفن کیا گیا تھا۔ یہاں کے تمام ستھرہ شاہی فقیر اوس جگہ کو گدی کا مکان جانتے ہیں اور اوسکو اپنا صدر تصور کرتے ہیں یہ مکان شمالی دیوار قلعہ کے ساتھ ملحق و ملصق ہے اور اسکے طول اور عرض و ہیئت مکانات معمورہ اندرون و بیرون کی کیفیت مفصل طور جغرافیہ کی کتاب میں درج ہیں

لکھی ہیں۔ کہ اس سلسلہ کا سنت اوگی شاہ ستھرہ فقیر اوسی سال سے مقرر ہی جو بات خلیق و مہمان پرست تھی

وہ ہر ایک مسافر کی جو مکان میں آجاتا تھی دل و جان سے خدمت کرتا تھی۔ چراغ وہ بہی وہی لیتا تھی ستھرہ شاہی

فقیرونکو ایک سیلہ بہی جو دو کمال اللہ بلتا تھی۔ وہ اورنگ زیب بادشاہ کے حکم سے تھی۔ اوگی شاہ سنت

مندرجہ بالا بسیلہ کہ مقام اوجین واقع ملک مالوہ میں سمت ۱۹۲۲ میں مر گیا۔ خاص اوجین شہر میں ایک دہم سالہ شاہی ستھرہ

شاہی فقیرونکی جا و ل ہندو میں متصل گرہ بالمبا لواکے واقع ہی۔ یہ دہم سالہ ہی عرصہ تک کی پختہ چونہ گچ و سیمنٹ بنی ہوی ہے

اندر اوسکے سمادہاں گوکھ شاہ وغیرہ ستھرہ شاہی فقیرونکی ہیں اور اوسکی اندر ایک پختہ انٹوں سے موجود ہی شہر جالندہر الم

کے فقیرونکا کاشیہ تعاب برابر دیتے ہی۔ علاوہ اسکے ایک سیلہ یعنی خلوص کی وہ کان سرشتن سائی ستھرہ کے ہندو مسلمانوں نے

بہی حجت اوسکی و تولد فرزند رہتا ہی کہ لیتے ہیں دیوی اگر گوروں کا بلکہ زیادہ تر حسب قدر علاوہ

اوسکی سنت سے ہی یعنی شہر متھرا مترو دلوریف نرگاں سندول و ملتان پر بل اور اوسکو سکان اورقہ حاصل کرے

حاصل رہتے۔ لیکن بعض بعض متعجز در نالدی ایک لوگی وہ جا گھتی ہیں سیلی و الف ڈنڈا اچھی ستھرہ شاہی ایک

فقیر سے کرامت خود چھپا اور دلم ارادہ ڈنڈا اچھی اور ملک یعنی خشقہ سیاہ اوسکو حاکم تو جواب جی کی دوا

سے نجات دیا۔ کیونکہ باوجود ستھرہ شاہ نے ماناکے در دوا بار کرا اور کر عبادت کی تھی یہ بات ہی

حال درج ہوں ہی۔ ستھرہ شاہ کی بانی یعنی اوسکی معقولات مصنف کا مجموعہ کا تیہ اسکی بنکالہ کرکے

بالی بہی یہاں کسے جمع بہی کیا تھی۔ دنیا واضح ہی۔ کہ اگرچہ میں ان صاحبان کا حال اول اس کتاب میں مفصل لکہ

آیا ہوں۔ مگر پھر بہی بیان الطور مختصر اور خلاصہ کے دیکھا چاہتا ہوں۔ یہ بات ناظرین پر واضح ہی۔

کہ ان صاحبان کا حال تو بہت کم اور پوتھیوں میں بڑی صداقت اور مبالغات کے ساتھ بیان کی

عقامہ مذہب اثر سب وارث کی لکھا ہی۔ ہمارے گوروں کا اصل غرض اونکے اوسکی حالت

اور حالیہ گذشتہ میں وہ وہ باتیں عجائب و غرائب نے یہ و لگا نا لکھ دی ہیں۔ کہ اب اصل حال

ان صاحبان کا دریافت ہونا محال اور بعض مشکل ہو گیا ہی اور وہ ادنیٰ اعلیٰ صاحب سادہ دل سیاہ بولتی

سکھوں کے اعتبار کے قابل ہیں نہ کہ دوسری شخص اہل خرد صاحب تواریخ کے علاوہ اوسکے
اور اسناد اوقات کے صداقت کے لئے فقط اونہیں اہل سکت و کاتبان کا بیان ہی سکھوں کی
مستند لیکھی کتاب تواریخ و پوتھی ہیسے نہیں ہوئی - اہل تحقیق صاحب علم و عقل اونکو سکھوں کی
لیاقت عقل اور زیادہ علمی کا ہر ایک سبب کر کے نئی طرح کی غلط نکتہ خیالاں رکھنے میں اور نقص
کے اعتراض لگاتے ہیں - کیونکہ اول تو جو گرنتھ پوتھیاں گوردواروں و گوردواروں کا باہم
دیکھ دوسری سکھوں کے سچا مطابقت واجبی اور اونمیں سنہ و سالوں میں اختلاف ہی - باہم دیگر
مقابلہ نہیں کیا جاتے - دوسری معلوم کسی اور دیکھا ہی تھا - مولفاں گرنتھ پوتھیوں نے اونکو
ہی ملا لینے اور مجدد یہ لکھ رکھا ہی - اسواسطے یہ مستند ہی قرار نہیں دیا جاتے
یا سوائے اونکے جو بات کتب تواریخ معتبرہ کے اندر لکھی ہی - وہ پوتھیوں میں نہیں پایا
جاتی ہی یہ معلوم نہیں ہوئی - یہ غلطی کیسی ہی - آیا پوتھی والوں کی یا اہل کتب تواریخ کی
اس میں شبہ ہی ہی کہ جب تک اونکو خطا پوتھیوں اور تواریخوں کی صاحب عقل و تجربہ کوئی معلوم
ہو سکتی ہی - جیسے ہر شخص ہاتھ پاؤں مارا اور کوشش کمال کی کہ کسطرح اصل دریافت تحقیق
نامہ ایک اونکے ہو مقصود اصل حال اون صاحبان کا ہر طرح کا ہاتھ میں لاؤں
مگر نہ لا سکا - لاچار ہو کر قلم انداز ہوا - لیکن جیسے ناقص کے اتفاقات شدید سے
جو کچھ جو حاصل کام ہر ایک گوردوارہ کا اسکو غیر مذہب کے لوگ بھی دیکھ کر اسکو مان لیں
اور اعتراض نہ کر سکیں مگر گرنتھ پوتھیوں اور کتب تواریخ معتبرہ وغیرہ سے جو کچھ
ملا - اور دریافت و معلوم ہوا - اونکو المجموعہ خلاصہ بحوالہ کتب در اتفاق مولف
اپنی عارف الہی ہوں میں تو کچھ منتخب کیا گیا - جیسے کہ اوس بیان کے سکھوں کے دس
اوتار گرنتھ صاحب جو ایک ہر کا بیان زیر شبہ سنہ صادق ہوا ہی کہ وہ اونکا مجموعہ اور کی

حال باقی الضمیر کا شاہد ہی - اور اوسمیں کے کوشش بکر تو وہ اوسکو سن کر بل دیتے

سری گورو نانک صاحب جی پہلہ محل

سری گورو نانک صاحب جی - یہ گورو صاحب کاتک سری پورنماشی کو بعہد سلطان بہلول لودی افغان بادشاہ دہلی کے
واقعہ موضع تلونڈی رائی بہوئے جو حال ننکانہ صاحب تحصیل شرقپور ضلع لاہور کے ہی کالو نامی کھتری کے گھر میں پیدا ہوئے والد کے
لمس پتیر وجہ سے ۱۵۲۶ میں اکو علم کو پڑہنے بیٹہا دی باہر بسکی عمر کو بہی حسب دستور اہل ہنود اپنی جانا تک ۱۵۳۱ میں تک
لستنے کرائی گئی پیر جب ایک ہرس ہوئی تو شاستہ ۱۵۳۲ میں رسم زنار بندی عمل میں لائی گئی ۱۵۳۸ میں جب نوشت خواند
چہوڑ کر گورو جی نے مست دکر ادو کی رہنا اختیار کیا تو والد کی ناچاری ہوئی لوگوں کے کہنے سے سلطان شغل کار خدمت
ہولتے ہو اکثر اوسکی سیر کی ۱۵۳۲ میں اوسکیں پر معاملہ کر کے اب تو بابر حال کی صحبہ ہسوری اکر اسکے اپنوں سے
سا ہمسایگی کیتوں کو لکایا ہمسایے جب اپنی کتھیاں کی دیکہیں تو موالفہ لیں اکر حاکم وقت سے داد فریاد سے
حاکم العہد لیہے بیاں فریقین و تحقیقات و ملاحظہ موقعہ و شہادت گواہاں روبرو سکی استغاثہ مستغیث
کو بے بنیاد وبے لتقلال پاکر مستغیث کو ناحق کیا اور گورو جی کو باعزاز تمام رخصت فرمایا شستہ ۱۵۴۰ میں گورو جی
بواسطہ بہت وحفاظت اپنی اراضی کی مامور ہوئی اوسمیں بہی یہ ہوا کہ کہیت جب لگ گئیں اپنی حیوانوں کے
بار اور پیوز تو سبا کہیت چرکر لوکوں نے کہا لیا اپنی پر دیکہنے رکہنے میں ذرا بہی توجہ نہ فرمائی القول ادنکی
رام کی چڑیا رام کا کہیت - اد اے چڑیا پر پیٹ سے ۱۵۴۱ جب گورو جی عمر بیس سال کی ہوئی تو کالو
نے کچہ نقد روپیہ دیکر ہمراہ بالا نام جٹ و اسکو رہنی تجارت لیئے خرید نے سودا لیئے گورو جی کو
روانہ کیا - گورو جی نے موضع چوہڑکانہ ضلع گوجرانوالہ کی ایس کر وہ روپیہ فقرا مستحقین کو کہلا دیا اور ایک دل
دنیا والے کے سی [illegible] خود ہی ۱۵۴۲ گورو جی نے مستقل رہنا اختیار کر لیا اوسیرہ ملک
[illegible] سودہ لقمور ہو معاملات ٹی گئی بعد چندے جب کچہ لوگوں نے ملا فتو سلطان پور لیل

اب دسویں اوتار لینے سے سمت ۱۵۲۶ میں کالو جی نے گورو جی کو سلطانپور زیر دریا بست لیجو تبدیل ہو - ولقعہ دیکھیے

جانبہ ہر ... برابر جاری ... تبدیل اب دلوا اور سکیلی کارہ بار دوکان وتجارت لفقو ... جبر ایلاس

اور اپنی دختر نانکی سے جوالے کر دیا گئے اور اوس نے محبت والفت کرتی تھی - بجد یا جیرام جو اون دنوں

میں سرکار نواب دولتخان افغان معروف لودی - جو ایک رشتہ دار ان بہلول لودی و سکندر لودی کے بعد ابراہیم لودی

شاہان دہلی سے تھا اور اوسکی سرکار میں اوسکا بڑا اوہدہ اور جمعدار تھا - سلطان پور المسام تھا اوس نے گورو جی کو وہاں

مودی خانے کی سپرد کردی سمت ۱۵۴۱ میں وہاں ہی گورو جی کی شادی ہوئی نام ... جو مشکہ خصوصاً ... کے

رندھاوا ... کی صاحبزادی ... گھر ... کے نکلنے جب شادی اس ... سمت ۱۵۵۰ میں صاحبزادے اور سمت ۱۵۵۳

میں ... دوسرے ... لکھمی چند پیدا ہوئے - سمت ۱۵۵۴ ایک دن کا ذکر ہے کہ گورو جی ویں ندی میں نہانے کو

گئے اور وہاں غوطہ لگا کر محو حق ... ہو گئے - یہ تینوں دن لکھا ہے کہ وہ ... اکال ... کے

ملنے گئے اور وہاں ... درشن ... کا عنایت ہوا اور یہ ہی کہا گیا ہے - کہ ... گورو جی ...

وہاں بیٹھے ہوئے کوئی ... جب نوبت ... تیرا ... تو اوسکے ... کی طرف

... لگا کر ... تو ... میں ایک ... سادہ ... اور ...

... لیا اور اصلیت حال کی ... جسکو دیکھ اور سنتے ہی گورو جی نے ترک کاروبار

و مال وغیرہ کر کے بے اختیار جنگل ویرانہ میں جا کر سکوت اختیار کر لی - آخر خبر ... ہو کر اوسکا ...

کر دیا - اور اوس ... حال ... دیکھ کر او ... کچھ ... سخت ... مگر گورو جی نے اپنی استقلال

مزاج سے اوسکی ... کا ... جواب نہ دیا اور نہ اوسکی ... دل میں رکھ کر ... کچھ جواب دیا

... نواب دولتخان نے یہی حال ... جیرام اور گورو جی سے گرفت ... کیا

... تحقیقات ... کاغذات ... جب ... الہی ... اور ... کچھ رقم فاضل گورو

... بجائے ... گورو جی ...

سے بڑی لگن لگی طریق سلوک کی تعلیم فرماتے رہے آپ کا صاحب ارشادات گورو جی صاحب نے جنہیں بڑا ضعف

محتاجوں کی حاجت روائی میں خرچ کر دیا جاوے اور ضعف تازے ہوتے تو واسطے سیر و درس تشریف

دیکھتے تھے اور اوسکی والدہ کو دیا جاوے چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا جو مدرسے میں لڑکی اور سیکھے [illegible] اپنے

گھر کو بکیر چلا آیا - مسلمان لوگ تعصب سے یا محبان عقیدت بروحدت اور بیان ہوا خدا نے گورو جی

کو مسجد میں واسطے نماز خوانی کے لیگئے وہاں گورو جی نے ایسی سجدہ باطنی اور کشف حق کا اونکو

جلوہ دکھلایا - نواب و قاضی [illegible] خوف امیر قصور [illegible] اوسی مواقفہ صاحب

کرامت ہوئی اور عارف اللہ ہونیکی مشہور ہوئی - سنہ ۱۵۶۳ تو بقول بعضے ترہاٹ واقعی

گورو جی ہمراہی [illegible] اسی [illegible] اور [illegible] ہمراہ ارشاد ملک و کعبۃ اللہ

نکلے اور سیر آپس میں [illegible] اب وہ معلوم [illegible] صاحب بہت مشہور ہیں [illegible] بیان

سکنے قصہ [illegible] جو سنا [illegible] اور حقیر دوست تھا گورو جی [illegible] اوسی

حد [illegible] بہت لمبی - گورو جی [illegible] وہاں ایک ملک [illegible] کا حاکم

اور اوس معلوم سے ایک [illegible] آیا جسمیں گورو جی نے حق حلال اور [illegible]

حرام کی کمائی کا فرق کر کے اوسکو دکھلایا - اوسی سال کے اندر گورو جی ایمن آباد

سے واپس ہونے [illegible] اور سیر ایمن آباد [illegible] اور بھائی [illegible] باشندہ [illegible]

اور [illegible] لوگوں کے حق میں [illegible]

اوسکو اپنی ایک [illegible] میں ظاہر کیا - اوس معلوم سے گورو جی ہمراہی

[illegible] بالا [illegible] اور مردانہ [illegible] اپنی [illegible] سیاحت [illegible]

دو بیت ہائی سفر در حد دار کے روانہ ہوئی - یہ ایک بڑا سفر تھا جسمیں ملے ہر ایک طرف ہوئی

سمیت ۱۵۶۳ سے لگایت ۱۵۸۰ تک والیس پنجاب اور سلطانپور میں نانکی رانی جی بیٹی سے ملتے ہوئی گورو

میں در محمید نامی لڑکی سے ہی ۱۵۸۰ میں کنارہ دریا راوی پر مقیم ہوکر وہاں ایک مکان

تعمیر کرنا شروع کیا - اور رانی سمرال میں چلی رانی عیال و اطفال کو [illegible] طرف [illegible]

مشکل کرکے موقوف یہ تھا شیر و حد دار وغیرہ کے [illegible] یہ سفر اور [illegible] تھا جسمیں

سمیت ۱۵۸۸ سے لگایت ۱۵۹۲ تک [illegible] مشہور ہوئی میر سفر اسمیت ۱۵۸۸ لگایت ۱۵۹۲ تک سوا دو

اور [illegible] میں [illegible] نام [illegible] سے سو دا جو [illegible] ہوا - [illegible] ضلع گمٹری

[illegible] مقام [illegible] جسمیں [illegible] - [illegible] بیکانیر - [illegible]

[illegible] مثل حجرہ میں [illegible] دار [illegible] جسم [illegible] اور [illegible]

جی سے [illegible] تھا اور [illegible] کی [illegible]

[illegible] یہ [illegible] گورو جی نے [illegible] مقام [illegible] کر کے پر [illegible] دریا راوی [illegible]

رانی عیال و اطفال کے سمیت ۱۵۹۰ میں سکونت اختیار کی اور [illegible] فقیری [illegible] کو تبدیل

[illegible] کاشتکاری [illegible] میں [illegible] کو سمیت ۱۵۹۶ میں ایک [illegible] نامی

[illegible] دیوی [illegible] میں [illegible] رانی [illegible] کو [illegible]

[illegible] اور [illegible] تھا اس [illegible] گورو جی [illegible]

اور [illegible] سفر میں [illegible] سمیت ۱۵۹۶ [illegible]

میں گورو جی [illegible] سے انتقال کیا - [illegible]

سرگذشت وسیر سفر کی ہر ایک امر کی نسبت پوچھتی ہاں کی گو وہ بعض بڑی ہر ایک معاملات

عجیب و دروں بات عجب اور قصص بھی تو اور اور نقل ہاں کی حیرت افزا اور در قسم رائج

و خوارق عادت سے لکھی ہیں جو بنا موضوع طوائف حکام و علوم لکھنا لکھ جاتا ہیں ملتی ہیں

مختصر کری حال لکھا گیا ہی احوال سند وہ بالا کا اختصار اور طرح پر سلسلہ دیا جاتا ہے

ہندو ستانی

نام کام — تعداد بحر — مدت ایام — سنہ — اہمیت آبادی اور سفر اول کیا ہندوستان سکہ پورب — تعمیر ہے سالہ — ۱۰۶۳ نہایت ۱۰۸ — ہدایت سال صرف بحر جب بحر سے سوئی چو والی آئے

۱۵۴۶ الو اکھا ضمیر بحر

مکتب لکش تعمیر سالہ — ۱۵۴۱ میں — کرنا رپور بنایا تعمیر سالہ — ۱۵۸۱ نہایت ۱۵۸۲ — دو

ہمیشہ جاری تعمیر سالہ — دو — ۱۵۴۹ — سفر سوم افغانستان و ترکستان — تعمیر سالہ — ۱۵۸۶ نہایت ۱۵۹۲

رفتار بندی تو تعمیر کس — ۱۵۳۷ میں — سفر دوم پنجاب — تعمیر سالہ — ۱۵۸۳ نہایت ۱۵۸۷

راحت کی حافظت ہوئی — تعمیر سالہ — ۱۵۵۲

کرا سودا بیا تعمیر سالہ — ۱۵۵۱ کرتار پور رہنی — تعمیر سال — ۱۵۵۱ — ۱۵۹۳ نہایت ۱۵۹۶

ختم کیو ہو دے دستور رو — تعمیر سال — ۱۵۴۳

سلطان پور میں ... تبدیل اب دستور اور کھان ... — تعمیر سال — ۱۵۴۳ — سب کتاب سانچی نحو طالکن یا گورنیا ہی — تعمیر سال — ۱۵۵۱ — ۱۵۷۶

شادی ہوئی — تعمیر سال — ۱۵۴۴ — متفرق کام سلطان پور میں ... — تعمیر سال — ۱۵۵۵

سر کتبہ پیدا ہوا — تعمیر سال — ۱۵۵۱

لکھی چند پیدا ہوا — تعمیر سال دو — ۱۵۵۳

کرتار پور ... سلطان پور ... سال

سیر کی گورو بابا نانک نے ملک ہندوستان پنجاب - افغانستان و تاتار و ترکستان کی سیر کی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ملک عرب مکہ مدینہ

شریف میں بھی گئے مگر اسکا ثبوت بہم نہیں ہوا

اگرچہ بعض تیہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ گورو صاحب کو تمام دینی کتاب ابراہیم نے تصنیف کی ہیں وغیرہ کی ہی مگر سنہ سال کا یہ سیل الله

ہے دلدان اعتقاد نے جو بعہد جہانگیر بادشاہ جہان بادشاہ میں تھا - اور اوسنے اوس ابھی زمانہ میں تمام مذاہب اور اونکی

کتب جانے اور زمانگی راہی پیرو خلاصہ وقت کا احوال اونکی زبانی اور یا اونکے معتبر پیروان اور اونکی

کی روسی لکھی گئی ہے - وہ لیست گورو نانک کی نسبت کچھ لکھا ہے مگر خلاصہ اونکی تحریر کا یہ ہے کہ گورو نانک صاحب نے عہد ظہیر الدین

بابر بادشاہ کی شہرت پائی - اور یہ گورو بہت ریاضت کش - کم خور - کم خواب - کم گو تھا - قائل توحید باری تھا -

ترک گوشت کو حرام سمجھ کر اوس سے اجتناب رکھتا تھا - اور گو بیلو آزار دہی جانداروں مانع آتا تھا - صلح کل

سارے لوگوں کو بتاتا تھا - صول اور اتحاد کا منکر تھا - ہاتھ میں تسبیح اور گلی میں زنار رکھتا تھا - بانی لئے اشعار

سراسر مناجات واند رو موعظت اور زیادہ تر تخصص اونکی ہر گی و یا لی باری تعالی میں ہیں - خلاصہ اعتقاد اسکا یہ ہے

کہ جو کوئی عبادت حق میں کوشش کریگا وہ ہر راہ سے مقرب حق ہو سکتا ہے - بیشتر وسیلہ تقرب حق کا کلمہ اور ادوی جانتا

ہے اور اپنی ایکو نرنکاری و نرنکاری نام سے موسوم کرتا تھا - اب کی طرح سے اونکی اولاد گورو ... نام سے لکھا ... ہیں

اوسکا قول ہے کہ جسنے کچھ پایا - اوسکی لئے خدا کی مہربانی ہے پایا ہے اور پا سکتا ہے - بدون اوسکے فضل کے کوئی فضیلت کو

حاصل نہیں کر سکتا - اسقدر کرامات اونکی بیان کیتی ہیں - کہ ہم نے کچھ بیان نہیں - منجملہ اونکی ایک یہ کہ افغانی اونکا رکھ

... - چنانچہ اوسکا ماجرا اسطرح پر ہے کہ سکندر خان لودی بادشاہ دہلی ... بادر ...

... ابراہیم خان لودی فرزند اوسکا بعد اوسکے سنہ ۱۵۱۷ء مطابق سنہ ۹۲۳ھ کے برس تخت نشین ہوا - اوسنے

تخت نشین ہوکر ... لوگ اوسکے دشمن ہوگئے - بعض علاقوں کے حاکم باغی ہوگئے - چنانچہ دولتخان

افغان لودی جو پنجاب کے بعضے علاقہ کا حاکم تھا - باغی ہوکر - اور اوسنے بابر بادشاہ اکبر ... کو

اپنی مدد کیلئے بلایا - سنہ ۸۹۹ ہجری میں بابا بعمر ۱۲ سالہ بعد وفات اپنے باپ عمر شیخ مرزا کے تخت نشین ہوا

بعمر ... سال کے اوسنے اپنی ملک موروثی کا بھی انتظام کیا - سنہ ۹۱۲ تک ... سنہ ۹۳۰ ہجری

اور نیز ہند میں ہر دوار گنگا کی سنہ ۹۲۵ ہجری میں مرتبہ سیوم میں تا بیرہ و خوشاب مرتبہ چہارم لاہور و دیپالپور فتح سنہ ۱۵۲۶ء

موافق سنہ ۱۵۰۳ اکرم کے تعاقب یا بنیت پر ابراہیم اور بابر بادشاہ کی سخت لڑائی ہوئی جس میں ابراہیم مارا گیا اور

بابر منصور و مظفر ہوا - بقول شیخ برکاتی و [illegible] اگر [illegible] حالت ستمگری میں کچھ سخن لکھتے ہیں [illegible]

کو کچھ بعید نہیں - دہلی عرض اور کسی سلطنت جاری رہی - [illegible] [illegible] [illegible] مؤلف [illegible] [illegible]

[illegible] مؤلف کتاب [illegible] - مسٹر [illegible] صاحب بہادر کمشنر و فنانشل کمشنر بہادر ممالک [illegible] مؤلف کتاب

[illegible] اور [illegible] صاحب اوصاف حمیدہ و خصائل پسندیدہ کی تعریف بہت لکھی ہے جو بہانت [illegible]

[illegible] بیان کیا گیا ہے - حاصل کلام [illegible] [illegible] مواد [illegible] زمانہ [illegible] ہوئی - [illegible] [illegible] اور

کے تعلقات [illegible] [illegible] [illegible] - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کو [illegible] دنیادار [illegible] [illegible] تعلقات [illegible] مثل زن و فرزند [illegible] [illegible]

[illegible] دل [illegible] ہوئی - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] مقامات [illegible] اہل ہنود و اسلام [illegible] اور جہاں جہاں [illegible] سب دیکھا اور [illegible]

مسافرخانہ [illegible] اولیا اور اکثر عالمان فاضل و پیران طریقت و اولیا [illegible] اہل [illegible]

[illegible] اور باہم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] مقامی [illegible]

[illegible] طوائف نام [illegible] [illegible] عام [illegible] [illegible] طریق [illegible] [illegible]

[illegible] اور [illegible] - رسوم عمل [illegible] اور [illegible] دنیا [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] اور رسم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] آسان [illegible] کیا - [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

عالم [illegible] کو [illegible] - [illegible] [illegible] مبارک اور [illegible] [illegible]

اور تعصب کو ہرگز دخل نہ تھا۔ بباعث ہونے بزرگ درگاہ حمیت کے انکی معلوم وحدت انجام و الفاظ جلد دفع زنگ

کدورت غریب کے و اسکا ایک نہایت عمدہ بے نظیر مصفی ہی اور لم تشنگان بادہ نوشان خلوت الگودے ناقو دانستے لئے

ایک بڑی بہار عجیبی ذوالافتاب ہی۔ خدادانی۔ خداشناسی خداشناسی اونکی معلوم وحدت آلودے اسقدر تریح ہی

کہ حاجت بیان رنگینی نہیں۔ بقول شیخ۔ کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

اونہوں نے باوجود حصول مرتبہ علو کے بحر عبودیت وانکسار لی ہی۔ تجہیز دل اونکا گیا اور نیز اونکی تمام حیات ایک اور عمر

سلطنت تنقید کی تیری ایک بلندی اور اونکی راہ لی سے راہ درست پر لائیں جو خلق بے شمار خلق خدا مقصد سلسلہ تعصب دنیا کو

اونکو اونکو رسم ریت ہو تصوف ہاری اور موانع اید اونسے رہائی دیکر جسنہ سماوی وخیال حق پر یہلاکر سعادت ابدی کا فام

کیا۔ ہو کی جو صفات سمی ہیں آور اوصاف پاک رسیکل لوحانی سو سب اونکی ذات مبارک میں موجود تھی جس کسیکو

سکتے ہو۔ منافقت رکہ دیکہ نے تفصیل اوصاف وصفات سمی ہیں اپنا دیباک رسکہا شہوت ۔عقب ۔طمع ۔حب دنیا

امانت سے پاک ہونا سارے انسانوں کو ایک لیا اپنی ہیگانہ کو ایک نظر وحدت سے دیکھنا کوئی جہوٹا دعوی نہ کرنا اور نہ کسیکو

جہوٹی لعید و خوف کا وعدہ دینا۔ سارے کاموں کا جمعہ اوپر رکہتے اور صفائی باطن تک اعمال اور نیک نیتی سے اعمال

تعصب اور دنیا کو کارنہ غیر نا۔ معلوم اور تعلیم پاک اور عام ہونے نہ خاص۔ عجز و انکسار فروتنی کی کمال نہایت کی

مالک دم نہ مارنا۔ خداوندی۔ خداشناسی اور خداشمی مدرجہ اعظم کی۔ تمام خلق اللہ کو ایسے ہوایت رنہ اوجبلی

تعصب اور دنیا کی کوئی تک نہ ہو۔ جسکی رونق دین و دنیا کی تری و بلندی ہو۔ دنیا داروں حمہ اغراض نفسانی

و خواہشوں سے ہاتھ و دنیا نا سوا خدا کے اور کسے کا ڈر و خوف نہ رکھنا جو چاہتا خدا سے چاہتا۔ خود کا دور کی

خدمات دار ہونا۔ کسکی زن ہو زہی ہر زور دین کا فور ہاں کسے لطائف الحیل اور قہر و جبر وغیرہ سے نہ ہونا۔

جانداروں کی جان کرنے سے سخت متنفر ہونا نہ اور دوں کو اونکی ہوایت کرنی۔ تمام سیکو کی و اخلاق رکھنا اور
(پر اور بچوں)

البتہ رحم و کرم ہونا۔ کسیکی جانکو تکلیف نہ دینا اسکی ترغیب و تحریص کسیکو دنیا ہیں ہو دوری کا نکرنا گناہ۔

غلیم جاننا۔ اندر با ہر یکساں ہی ہونا۔ تعصب اور خود غرضی سے مکت جدا کرنا اور ۔ کرانا مہ

خلق کو خالق کی اور خالق کو خلق کا خاک کر اید لئے وہ اپنے ہی غرض نفسانی کے لئے راہ سکوت و محراب کا سہارا نام لینے کی

دکھو منظر ذات الہی جا کر اوسکی تعظیم و تواضع کرا کر اوسکی حیثیت کے بموجب خاطر کرنا ۔ غربت کو دل سے بالکل اڑا دینا

لقول شخصے ۔ کہ تحمل دل میں ضرور ہے ۔ مگر یہی ہے اسکا منظر اعتقاد گورو نانک صاحب جی کے خاندان کی جو اور

سب گورو مرزد ہی اور بھی ہو گئی ۔ مکس الحق بیدی سوڈھی بسہ خلف بیدی تکربال کہ و بیدی کلیم کہ و ند عطر سنگھ

بنرگان بیدی گورو صاحب بیدی بزرگی مشہور ہاتی گری و مل دول اسد سنگھ کا مریدان معتقد خود نانک ہے

قو میر ۱۸۶۷ء الصہ حیات خود میں

لہنا جی معروف بگرو انگد صاحب بادشاہی دوم

محل دوم

گورو صاحب کا اسم مبارک ۱۵۶۱ء میں بعہد سلطنت سکندر لودی بادشاہ دہلی کے ہاں پھیرو نام کھتری کی طرف سے مقام موضع سرائے کے پیدا ہوئے

اور وہاں باپ نے لہنا نام سے موسوم کیا ۔ ۱۵۷۶ء میں بیاہے گئے دو لڑکے ایک لڑکی کے والد بنے اور سنگت ادا کرتے تھے ہمیشہ درشن

دیوی جی کو سال بسال جایا کرتے تھے ۔ ۱۵۹۲ء میں اتفاق درشن دیوی کے جاتے ہوئے بمقام کرتار پور شاہی گورو گورو نانک

کے منزل گزیں ہوئے خوب طالب سے درس پا کر اوسکے قدموں پر گرے ۔ گورو جی نے اونکی سنگت میں دیکھ کر لہنا کو اپنا پیارا کیا

اپنے اوسکے جواب میں عرض کیا کہ لہنا ہے ۔ اونکو سنتے ہی سری گورو نانک صاحب جی کے زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ تو

لہنا ہی انسان دینا ۔ گورو صاحب کی مسرت بھری نظر سے لہنا جی کا دل پھیر گیا اور سب کاروبار چھوڑ کر اولہ دور سے حضور گورو

صاحب میں رہکر اونکی سیوا ٹہل میں مشغول ہوئے ۔ بڑی خدمتگزاری اور فرمانبرداری کی ۔ کہ جسکے لکھنے کو قلم قاصر ہے

اور بعد فرزندان گورو نانک صاحب کوئی سبقت لیگئے ۔ خدمتگزاری و فرمانبرداری کی صراحت اگرچہ بہت سے

بنگالی وغیرہ نے تصنیف میں سے لکھی ہے ۔ لیکن یہ چار پانچ واقعات منتخب کئے گئے ہیں

دفعہ جو گیوں کو اونکے صاحب سے معافی خوردہ گری	فوراً سے مردہ بچہ کا اوٹھا دینا

نحو صلہ

دوہ گوشہ نشینی کر رہنا — و ورود تبلیغ کا بہ بلاد دیگر اور ہر حالت میں — اور اہل حقیقی کو روح حب میں دنیا — ثابت قدم رہنا

اطاعت امور مصدرہ و تعمیلہ احکامات مرشدی بمدرسہ بابلاد غیرہ استقرار کی جسکی بابت گورو نانک صاحب

جی نے رو سکی ریاضت اور اطاعت و راستہ مزاجی و دیگر مقدمات نمایاں و سامان کی کمال خوشنودی دل سے انساجی کو اپنی

سکھی میں لگا لیا — رحمۃ اللہ لیے بیر اصلی سے فرزند ہوئی — اور دل سے انساجی بلقب انگدجی ہوئے سمت ۱۵۹۶ میں گرو نانک

جی اپنی بیارے چیلوں میں سے انگد کو بدرتق فائق سمجھکر اپنی گدی میں اور لوگوں کو ریاں خلعت عطائی فرمائی — اور انہوں نے

اپنی عہد خلافت میں ایک تو یہ کام کیا کہ بجائے حروف گورو مکھی ہوئے جو سماجی کو رواج بخشکر رشد کر کے اوسکی

کسکا اجرائی اپنی خاندان میں فرمایا — دوسری اپنی معتقدان باصفا اور مریدان باوفائی ہدایت فرمائی کہ وہ

روسکی وہ تمام میں شرم و حیا رکھیں اور اسکی سیں کو شش بلیغ فرمائیں اور بابا کو لنگر رکھے یہ اس سے الطف

دی — آخر بدار حاجات دنیا کی طرف سے توجہ کر سمت ۱۶۰۹ آخر شدی حوجک کو مقام موضع منڈ در پرگنہ ترنتارن لمعر قریب

سالمیں سمائی — اور یہی بیان کیا جاتا ہے کہ صاحب برکیہ خلف گورو نانک صاحب نے رنجیدہ ہو کر سے اونکی حق میں بد دعا کی

جسکی تاثیر سے بندی رحمت کے ہوئے اور مرض مذکور تا گورو وار صاحب یا مخفی بادشاہ قدرت میں جلی آئی — یہ

گورو معصب محض زاہد و مسلک سالکانہ رکھتی تھی — اور دنیاداری کے ساتھ فقیری رکھتے اور اکثر اوقات بریاضت

و عبادت بسر کیا کرتے تھے — انکی عہد تک صفر لالہ نانک شاہی باع ملتف لوگ دارم و تہہ دلگی در رکھی — عرب

دملیں عمر و اکشر حجرہ فراد ہوئی — سو اوسکا شعار رہا — گورو انگد جی نے موضع کہنڈور پرگنہ ترنتارن میں

رحلت کی اور وہیں اونکی سمادہ ہے — یہ سمادہ اونکی کا بجیات خود کنی ہیں اشنوار رکھی تھی — اور مقام

مہر سال بر میں دو میلے ہوتے ہیں — ماہ ساون — دسوج — ملاحظہ ۲۱ مئی ۱۸۵۳ء اس

مبلغ الک العاف کی جاگیر واسطے خرچہ سدابرت مکان ٹھاکر کے سرکار سے بابے لالو رام دگلہ

جی کے نام لکھ دی گئی جو قدیم ... اللہ ولد ... معاف ... ولت ۱۸۶۲

میں جو موضع کنڈوری الرلقیل فرارپائی حال صاحب الاستمی ہیہ منمحہ بر ال گورو انگد وانو جی ٹوبد دلا
اور وہ درس جی کے دوبیٹے ہوئی ۔ اوسکی اولاد دیہ ست صاحب زادہ باوے کنڈوروالی ہیں ۔ منجملہ اوسکی کوئی شخص نامی خوز میر
دیکھنے سنتے میں بحز باوا امرنام سنگھ محافظ دفتر کمشنری لاہور اور باوا جوانتا سنگھ سررشتہ دار محکمہ پٹکوری و باوا ہرنام سنگھ
کے کوئی نہ آیا ۔ باوا امرنام سنگھ و جنتا سنگھ تو مرگئی اب ۷ رنومبر ۱۸۶۷ میں باوا اتسن سنگھ ولد ہرنام سنگھ برادر باوا جوانتا سنگھ
متوفی محکمہ عدالت ڈویژنل کورٹ وسٹنی جی لعبدہ سپرنٹنڈنٹ لیفسہ رشتہ واری مقرر ہی

گورو امر داس جی صاحب ولد تیج بہان ذات کہتری

عرف بہلا

تیسری محل

دلمیں شریف ان گورو صاحب کا ضلع امرتسری ۔ بڑی عمر میں اونکی شادی ایک عورت سی ہوئی ایک لڑکی مسمیہ بی بی بہانی
اور دو لڑکے مسمی موہری و موہن آمیں گرید اہوی ۔ بی بی بہانی کی شادی ایک طفل جیٹھا نامی کہتری کہ لاہور
کے ساتھ کیگئی ۔ بہراب بذریعہ بی بی بہانی دختر گورو امرداس جی کے گھمور گورو صاحب جو لوگ ہم قسم کی
اوریں سکھ ہوئی اور عہدے اسکی ایک محنت شاقہ اور محبت تمام بخدمت آپکی وغیرہ الحاجت گورو
خود لوہ اس جوگی کرتے کہ یکن گورو ہائی ہوئی ۔ کہ گورو ہائی ہیں سمیکر ۲ ۲ منجیاں یعنے صوبہ سلسلہ
خود قائم کی اور اسکی ترقی ہی سبب نکر لعبداونکی دستگیری کے اونکو ہدایت کیا وا
گورو ہرا ایلچیوں سے منادعہ کرکے اونکو جو سندیں ہر یا نکو جنمیں اس دیوار سکھو ایا اور یہی جات
بیس لعبہ سیہ تیر تہہ دا شنان سری گنگا جی جسکے ایک باولی رفاہ عام مخبری عالیشان بلالت کند بعام
موضع گوئندوال پرگنہ تارن ضلع امرتسر میں بنا کر وہیں تا دم والپسی قیام رکہا ۔ باولی کی منوری

درویش کے واسطے یادگار مشہور رہ گیا ہے۔ بلکہ بابت بتلائی گئی ہے کہ سال بسال ہر درویش کی یہاں ایک میلہ ہوا کرتے

اور اکثر جمعہ کو سکھ لوگ یہاں حاضر ہوتے اور دیدار فیض آباد کرتے تھے۔ وہ ہم ہیں ... [illegible] آکر ... [illegible]

الیاس ہونا شروع ہو گیا۔ جوہری سنگھ کے گھر ایک لڑکا بیٹا ہوا۔ اوسکا نام ... [illegible] اوسکی نام کی بابی ... [illegible] ہوا پایا

یہ گورو صاحب ... [illegible] مریدوں ... معتقدوں ... [illegible] سے ... [illegible] مشہور ... [illegible] اور ہزاروں آدمی

اوسکی خدمت میں ... [illegible] رہتے تھے۔ اور اوسنے بھی ... [illegible] کو از مریداں خود خلعت خلافت عطا کیا

مسند کے لفظ کی اصل وجہ تسمیہ یہ تھی۔ کہ عہد سلاطین افاغنہ میں لوگ امرا جلیل القدر و المرتبہ کو مسند

عالی لکھا کرتے تھے وہ لفظ الترت استعمال عام سے ... [illegible] مسند بن گیا جو در اصل سکھوں میں

اس لحاظ سے جتنے سکھوں نے گورو صاحب کو سمجھا بادشاہ کا شروع کیا تو اسکے حقدار کا نام مسند رکھ دیا

اب اصطلاح سکھوں کے مراد مسند کی اول ... [illegible] ہے جو ... [illegible] عالی ... [illegible]

کمر غنایت

مامور کیا اور ... [illegible] کا خطاب ... [illegible] کا خطاب لیا۔ اور ... [illegible] سے اور ... [illegible] لوگ

داخل ... [illegible] ہو گئے۔ ان گورو صاحب کے خاندان میں ... [illegible] بابا ... [illegible] سنگھ ولد ... [illegible]

حصہ ... [illegible] خاندان

... [illegible] سے ... [illegible]

... [illegible] بابا ... [illegible] شاہ ... [illegible] ایک ... [illegible] اولاد ... [illegible]

... [illegible] آدمی ... [illegible] سنہ ۶۳ ... [illegible]

خورد ... [illegible] وغیرہ متعلقہ و زمیندار ... [illegible]

سنگھ ولد ... [illegible] علم ... [illegible]

... [illegible] تا ۱۸۶۸ ... [illegible]

ذریعہ و دعا اور تسکین دل و ترغیب و تحریص سکھی ترقی کرتے تھے تمام ملک ہی میں سمجھے جاتے ہیں

جیتا جی المعروف بھگت ودراسی صاحب چھوٹی محل

جو بیٹا ... کا بیٹا تھا ـ اور اکثر ... جیتا تیرستی میں الہ طالع ماں باپ نے
جی بیٹا بہت ... تھی ـ
انکا نام جیتا رکھا ... ترویج تھا اور اسی سبب جیتا نام مشہور کر لیا ـ یہ جیتا جی فرزند رشید ... ماں باپ کی
خدمت ... سکہ خاص ... میں ... اتفاق کے سبب لاہور ... اور شکر ... وال ... گئے
... صاحب الوہر ... گورو ... صاحب جی ... آ رہے ـ اور ... عملہ ... وغیرہ
لیا اور ... کرتے اوقات ... کرتے تھے خوب طالع اور اتفاق ... سے ... سعید
گورو امر داس صاحب جی سے ... بعد شادی اور ... اور ... باجلا ...
اعتقاد صادق ... خدمت کی اور ... اور فرمایا ... مشہور ...
گیا ـ ... سبب گورو امر داس جی ... بیٹا ... گورو ... اور ...
چونکہ گورو امر داس کا ... رام نام کی ... اور ... اور شاد ... ـ اسلئے ... انکو
... کا ... گورو ... گورو امر داس ... کے ...
... بہت ... مفصل ... ـ ... ـ اور ... ـ ... ـ از ...
گورو ... جی نے گورو امر داس صاحب جی کی ... اور وہ ... سے ...
... ـ لیکن ... گورو ... کا ... جو ... کو ... جی کی ...
جی کے ... ـ ... ـ اور ... گورو ... والسطہ ... گورو
... اور ... اور ... یا ... ـ ... اسوقت ... گورو ...
... ... اور ... سکت ... ـ ...
... ...

اور کنبھ نام کے ساتھ بھی لفظ پہوڑ کا لکھا جاتا تھا اور یہ بھی لوگ راٹھور کے [illegible] تھے اور [illegible] بھی

اسی نام سے پکارے جاتے تھے - چنانچہ جہانگیر شاہ جہاں بادشاہ ہندوستان اور اکبر

نام بھی راجپوتوں کی تاریخ کے دور اقتدار کے عہد میں انکا گھر انکے قبضہ میں ہو رہا [illegible] ملک دریافت

ناظرینا ہیں کچھ کے طریقے کا عمل وضعیف رہتا ہے چونکہ وہ لوگ رخصت کے دو ناخلف تھے چنانچہ

وہ بھی اسوقت تک اسی رہا - ور کر نے اپنی جو [illegible] سے اور ملو کچھ دیدیا تو انکا ریاست [illegible] تھا

سرکار کو بعد انداز کے کو ہند والے اوپر آکر اپنی قبضہ کو رہا ہیں مسکین [illegible] تک [illegible]

سے ملحق ہیں لیکر دونوں سپاہ آباد کی ڈالی - اور کچھ حکایات [illegible] ہو اپنی اولاد [illegible]

سے آدھی الحراف جواب سے لیکر اپنی حکایات کو شمس آباد تک اور پورب طرف اپنی حکایتیں

کو قبضہ اللہ سے لیکر دوا اور نام الہ آباد کیا جسکو بعد قرار دیا اور آخر دنیا کی سلطنت [illegible]

شاہ تھا جسکو بادشاہ کا دلی کو جلد لکھا اور سب ادھر ہی تک مسری کو پور راجپوت کے

کھا جی دونوں کو ہر ایک شکر اوسکے ملک قبضہ حاصل کر اور لینے کا آدمی [illegible]

بموجب التماس لیکن اولین سلطنت پادشاہی سے موضع [illegible] تک [illegible]

لقب کا اصطلاح دستیاب ہو سکے گا تو دیگر کے ایک لاکھ روپے کی نام سے تجویز کر دیا

جسکا نام تھا - یہ لوگ انکو دیکر ہو وہاں کی سلطنت کا راجہ [illegible] کا دست کو روک دیا

وہ تحریر [illegible] کہ ہم کل اپنی طرف سے علیحدہ اور اسکے آمدنی کچھ [illegible] کے از قسم نقد

جنس وغیرہ دیا اور عنایت فرماکر رخصت فرمایا اور کمر کو جو کی اور بھی زیادہ [illegible]

بزرگی کی بہت اور زیادہ ریاست ملی اور خدا پرستی و خدا شناسی کا لکھا اور بڑا کوئی

سلطنت ہند کا - یہ ہزاروں ہزار آدمی اور لشکر دستیاب ہوئی اور سپاہی زر نقد کو

دیگر از قسم اسپ و فیل و اسکے جو کچھ کی تھی اسقدر روزانہ [illegible]

42

گرو جی اور ہیں عالیہ کو لیجیں - بی بی بھانی جی اپنی والدہ بزرگوار کا بہت سی خدمت کرتی تھیں

سمجھ اور سکو جیسے ایسے خدمت گار بیٹی کی دیکھ کر راحت بیٹیوں میں یہ بی بی بھانی جی اوسکی صالح میں موجود

اور دوسری جی فرماتے ہیں خوش ہو کر فرمایا شاباش بیٹی - بی بی موصوفہ نے عرض کی کہ اگر آپ میرے پر خوش ہیں

تو جی گدی سلسلہ میرے گھر کو دینا جو آپ کے تکلو کچھ کی امید کو میری خاندان میں نسلاً بعد نسلاً سلسلہ وار

جاری رہے - اور کبھی اس گھر سے منتقل ہو کر باہر نہ جاوے - یہ گرو جی نے منظور فرمایا اور ارشاد کیا کہ ایسا

تمہاری خواہش کے موافق ہی انجام ہوگا - لیکن یہ گدی بغیر امتحان کے دیے جانے کا قاعدہ بزرگان کا جو اوس

وقت میں ہو رہا ہے اس سے دیر اوان فتنہ و فساد و تکلیفات عظیم کا ہونا ہے - چنانچہ یہ قول اونکا سچ کھلے

طور پر گرو جی کے پوتے یعنی مسمی پرتھی چند نے جو گرو رام داس صاحب جی کے بیٹے تھے ... دیا نہیں گدی کو دیا ایسے اور

دیوان نے جو مطلب تکلیفات گرو ارجن صاحب پر قسم قسم کی حسد و کینہ و عداوت اور ایذا رسانی اور لڑائی

جاری رکھا کیا جنکا مجمل احوال ہر جگہ ملتا اور سکھی آیا جب سری گورو رام داس صاحب جی کا جلد انتقال

گوئندوال میں ہوا تو اونکے بعد اونکی گدی پر گورو ارجن جی صاحب نے اجلاس فرمایا

گرو رام داس صاحب کی نسل تا اوس وقت تک کو ایک ایک جو تہائی گدی ہو کر تھا

گرو صاحب کی کہلائی گئی تفصیل ... ہوئی - اونکے بعد ... گدی انکی گورو صاحب ... سے

ملتا رہا ایک سو بیس برس تک ... جاری رہی

سری گورو ارجن صاحب پانچویں محل

گورو صاحب ۱۸ ماہ بیساکھ سمت ۱۶۱۰ کو بمقام موضع گوئندوال ضلع امرتسر میں ... بی بی بھانی

دختر نیک اختر گورو امر داس صاحب جی سے کہ گورو رام داس صاحب جی کے بیاہی ہوئی تھیں ... برس کی

عمر میں اونکی شادی رام دیوی جی سے ہوئی - چونکہ یہ قاعدہ عام ہے کہ ... محبت ... اولاد

کے چھوٹے لڑکے سے زیادہ ہوا کرتی ہے - اسیواسطے ماں باپ اونکو ... دیگر اولاد

ساتھ ہوئے اونکو مست عمر بر رکھا رہا تھے اور میر اوسکی ذات میں بی جوہر خصائل حسنہ اور حمیدہ صفتی کا تھا

دیکھا تھا اور باپ کی ذات سے اونکو ایسی محبت تھی کہ جیسے عاشق معشوق کے باہم ہوتی ہی — باپ بھی ایک پل کی غفلت

اور بیجا حرکت اونکو گراں تھی جیسے کہ اونکی اشعار مندرجہ ذیل تذکرہ صاحب کی [illegible] اپنی دولت کے [illegible] ساتھ ہوئے باپ

کے [illegible] سمجھاتے تھے اور [illegible] الغرض سب اونکے کمال [illegible] احمد [illegible] رکھا کرتے تھے — یہاں تک

کہ اگر بیٹو کوئی [illegible] اپنی [illegible] خدمت [illegible] ارسال کرتے تو وہ اسکو دیا کرتے اور والدہ [illegible]

با سوائی اوسکے اور جو معاملہ [illegible] ۵۰ [illegible] کے ملنی کی [illegible]

ہوا الف [illegible] — مختصر یہ کہ [illegible] سال کے [illegible] پدر خود [illegible] اور [illegible] سال

کی [illegible] تھا — اوسکے [illegible]

[illegible] دیا [illegible] آیا — [illegible] سال [illegible] ۲۵۹

خود [illegible] ۱۲۶۳ میں [illegible] تھا — [illegible] بھی [illegible] داشت [illegible]

[illegible] اور [illegible] نفاق [illegible] — اور [illegible] دشمنی کی [illegible]

[illegible] — [illegible] مخالفت

کی [illegible] — [illegible] اور [illegible] باطنی [illegible] کی [illegible]

[illegible] میں [illegible] — [illegible] کی [illegible] باقی تھے [illegible]

[illegible] — اور [illegible] تمام [illegible] — [illegible]

نے اپنی مادری [illegible] اور [illegible] کہ جو ایک [illegible] اوسکا [illegible]

[illegible] فاضل کی اور [illegible] کر دیا [illegible]

[illegible] اور [illegible] اور [illegible]

نے عبارت [illegible] گذشتہ [illegible] کی [illegible] — [illegible]

[illegible] اور [illegible] کی تکمیل کیا [illegible] کو

[illegible]

نانا شریف کے اندر رکھا اور چھٹے گورو کی آبادی کی صورت شہر و قصبہ کے شرقی [illegible] آباد کیا اپنی والدہ کے نام
[illegible] قرار دیا اور اسکے بیچ میں [illegible] اشعار بھی تصنیف کی۔ اور انکے سوال [illegible] بھی سب سے [illegible]
مکان [illegible] کا [illegible] بعد ازاں [illegible] جو [illegible] حقیقی تھے اور اسکے [illegible] بابا [illegible]
محل [illegible] تھے اور [illegible] تمام [illegible] داخل [illegible] بانی حضرت [illegible] اشعار [illegible] ثانی
کے [illegible] مجموعہ کا نام [illegible] گورو [illegible] رکھا۔ [illegible] ست [illegible] کو [illegible] بھی لکھا گیا
مخصوص [illegible]۔ مگر ان گورو [illegible] کی [illegible] سب درست اور طبیعت موزوں [illegible] تھی یہ
وہ [illegible] فقیری میں [illegible] دنیاوی کی اچھی اچھی [illegible] ڈالی اور [illegible] خوب
[illegible] نکالیں۔ ایسے ایسے عمدہ طریق اور [illegible] جاری فرمایا۔ کہ جس سے [illegible] اور آزادگی
[illegible] کی مجلس میں آئی۔ یعنی [illegible] گورو [illegible] اور [illegible] وغیرہ [illegible]
فقیری کا [illegible] ڈالا [illegible] سب کا ذکر اپنی موقع موقع پر آویگا [illegible] اول
مختصر [illegible] مذہبی کی کیفیت [illegible] جو انکا [illegible] اور [illegible] گورو [illegible] صاحب
اور [illegible] درست [illegible] اول [illegible] سب [illegible] اور [illegible] عقاید بھی
کے [illegible] گورو [illegible] سے [illegible] پیدا ہوا۔ [illegible] سب اور
[illegible] کے نام [illegible] گورو نانک صاحب [illegible] اور [illegible] داخل اعتقاد
دوسرے گورو نانک صاحب [illegible] اور [illegible] جانب [illegible]
[illegible] گورو نانک صاحب [illegible] اعتقاد [illegible] اور [illegible]
بھی قرار دیا۔ [illegible] گورو نانک [illegible] جسم [illegible] کا [illegible] گورو انگد جی
[illegible] جسم میں [illegible] اسطرح [illegible] جسم [illegible] اور [illegible] گورو
[illegible] جسم [illegible] اور [illegible] گورو [illegible] جسم میں [illegible] اور
[illegible] گورو نانک صاحب [illegible]
[illegible] تمام عقائد مذہبی [illegible] اور
[illegible]

در میں کمتری کا - اور کمتری درمیں جب دیگر ذات مرد کا سکھ ہو رہا ہو - کیونکہ پہلے تو سب گورو
تھا جو ذات کی کمتری تھے - مہرچند سکھ بذاتہ لوگ گورو جی کہیں وہ اکثر ہر ایک جب ذات کی
ہیں - سکھ ہر ایک تھوڑی بنسبت اور بی ہر ایک گورو جی کے قائم ہوئے تھے قبل عہد گورو داس صاحب جی کے عمل
پانچویں میں - اور سب محل کے عہد میں سکھوں کے مالیہ سے میں لیا جاتا تھا اور نہ اول [illegible] رسوم سالانہ
مقرر تھی جبکہ وہ اپنی خوشی خود بخود اطراف سے نذرانہ وہ بھی قبول ہوتا تھا - اگرچہ ہر محل کے عہد میں سکھ دستور زیادہ
ہوتی گئی - لیکن عہد گورو داس صاحب جی میں تو سب بھی کثرت سے سکھ ہوئی - اب سب ہی شہر و قریہ ملک ہندوستان وغیرہ
کے جملہ میں الیہ [illegible] چند سکھوں کے موجود تھے جب اس قدر کثرت سے سکھ ہوئی گورو داس صاحب جی نے
اور ہر ایک کا ہمیشہ لیے رسوم نذرانہ کا جو خراج سالانہ کی حیثیت اور حال ہر ایک کے تجویز فرمایا جب اس سرکار
سے اکثر بروز سنہ ۹۹ لغایت اپنی رعایا سے وصول وغیرہ کا شتکار ہر گاہ ما ہی اس کی محصول ترقی کی بواسطہ
محصولداران پرگنات مقرر ہیں اور وصولی محصول ترقی کی ہے گورو جی نے ہر ایک شہر و قریہ علاقہ متعلقہ میں ایک
ایک مسند کو نام مقرر کیا اور ہر واسطے کل اطلاع [illegible] وغیرہ کے سکھ گورو جی نائب مقرر کیے
ہیں - چونکہ یہ لوگ اور بھی لیے اپنا کام کے واسطے اپنی جانب اور بحکم
اپنے ہر دور دور میں بھیجے - سکھ درگاہ گورو جی مہر کر کے بھی - سکھ لوگ ہر سال نذر
و نیاز سکھ ہر ایک بت برسی جو کچھ [illegible]
شروت و اسباب تحفہ نذرانہ دینگی خود مسند الی گورو جی کو اور ان کے مسند ایک تھی دست تھا
اور کوئی وجہ ہر ایک کی نہ رکھتا نذرانہ گورو جی کا - چونکہ سکھ لوگ اس کو تھا خود دیلے یا دو رو تھا اور
نذرانہ خود خلق فرماتے اور بسا اوقات لیکر آتا - وہ نہ صرف نذرانہ فراہم اور وہ تو یہ لاحیات حضور
گورو جی میں جا کر رسیدہ اور بہ نیت اپنا ہر روز ہمیشہ لیا کرتے تھے گورو جی نے مقرر کیا تھا
مسند لوگ اطراف و اکناف سے ہر ملک ان سکھوں سے نذرانہ خود گورو جی کی خدمت میں
گزرانا کرتے تھے اور نذرانہ دینگی جو داخل خزانہ سرکار گورو جی ہے اور ہر روز اہل
ہر ایک گورو جی کا سکھ بھی - فراہم تو سط مسندان خود متعلقہ گورو جی تک جائز ہے -
سکھ گورو جی کی ہر ایک اور گورو جی کی سرکار سے دستار و خلعت کی جو اقتضائے حیثیت
عطا ہوتا تھا اس کے ساتھ برائی و خصمانہ کہ ہر ایک انکو اور جو طلب ہوتا ہے

سیر طریقہ سری گورو ارجن صاحب جی نے مرتب کیا ہے علاوہ دیگر امور کے جات عقائد مذہب سکھاں کا منصب گورو

صاحبان اور خصائل اور خوشنودی کی بھی نمایاں دکھا رکھے ہیں کہ بزرگ صاف دلیاں کو اپنے شریف

کلمہ میں - یہ سب ادعا الفاظ میں ہے جس کے لیے مخصوص جیسا کہ یا اس تحریر میں کچھ سے معلوم ہوتی

اس کتاب کی طرف رجوع کرو - اور تمام گورو صاحب کی جو وانی ہے اس میں درج کی گئی ہے اور

جب ان صاحب کی جو وانی اور شرح سمجھا تو اس کو اوس کے لیے منع فرمایا کہ اس کو عمل خلاف شرع سے

گورو نانک صاحب جی کی اور دوسری تحقیقات سنکر کہ جو شروع سے سری گورو

ارجن صاحب جی کو معلوم ہوئی - وہ زبانی ان سے سنا کہ لکھے گورو صاحب کو حاصل ہیں لیکن

اور سکھ بھی بھی شامل مشہور ہی - کہ جب سری گورو نانک صاحب جی کے ذکر اور سری

انگد صاحب جی جو جو بولی شری رہی تھا اور سری امرداس جی کے دروازہ پر - اور سری رام داس جی کا فرمان

میں تصنیف ہوئی اور سری گورو ارجن صاحب جی کے گھر میں داخل ہوئی - کیونکہ اول جیسے کہ ان صاحب

میں سے دستیاب ہو اور اس مکمل کیا اور بعد اس کے ہاتھی کی طرف توجہ فرمائی اور بالا کی تحریر

در دوہرہ اور اور اوارات وغیرہ عمدہ اصناف نو اور جمع کی اور اس کو بعد از علم سات لکھ کے طرف

سامل ہوئی اور نشست برخواست اور اس کے لطف اصناف دو گورو صاحب کی ایک

لسی نقیب لعل بادشاہ معروف بابو فرو شس جو ادبی اور ادبی گورو ارجن صاحب کی تعریف میں

سنا کر سری کا تمام سنا یا کرتے تھے - اکبر دربار میں حاضر ہوا ... ادبی سرکار سے یہ صاحب میں مکہ

انیس گورو صاحب نے خط گورمکھی کو جو کہ گورو انگد صاحب نے ایجاد کیا تھا - اسی میں لکھوں جس کو لیا گیا

جو ان شریف صاحب نے دونوں سے تالیف و تصنیف کر کے مرتب کیا اور ادس کے سب زیادہ

تر مضبوط و خوش خط - نا نک شاہی کی طہور میں آئی - کیا گرنتھ صاحب جی کے اوس کی کلام

وحدت اشرار ہم دقائق حق تفال الیسی کہ اس کا جو اس کو خوش طبیعت کو اپنی دوام

حقیقت میں لوگ اوسکو حفظ کرتا ہی اور لذت واقعی دیتی ہی اور اوسکے حصول ایسے حل
ہوجاتے ہیں اور اوسکے پڑھنے سننے والے کو تمامی امراض روحانی جسمانی اور خواہشات نفسانی و
تعلقات دنیاوی سے چھوڑ کر سرور بیمار حل ہوجاتا ہی حصہ میں موجب آرام و اونکا لیے ہوجاتے ہیں
اور اوسکو سراسر منبع جمیع اقوال و افکار کتب ہے دنیا ہی ہالت و مذہب کا ملنا چاہئے تو بجا ہی
اگرنتہ صاحب کی تین بیڑ ہیں یعنی اصلی مشہور و معروف ہیں - اول آدگرنتہ صاحب جو کی
گورو ارجن صاحب نے بنائی گورو صاحب کی دستخطی لکھا کہ ہر ورق پر موسم خود ثبت کی ہوئی
ہا کہ کیسے دوسرا کا اوسمیں اضافہ ہو سکے - کیونکہ بیتا بھی انکا تیار ہی اسین کسی طرح کا الحاق
یہ بانی خود ہی جاری تا تھا - اوسکی احتیاط کے واسطے گورو ارجن صاحب جی نے یہہ احتیاط
کی - اب یہ گرنتہ صاحب مقام قصبہ کرتارپور واقعہ دواب ضلع جالندہر میں بقبضہ
خاندان بابا وڈبھاگ سنگھ جی کرتارپوریہ کے اونکا تیار ہی - دوم - بیڑ بہائی
بنو جنکا لقب بابا گرنتہ ہی - بھائی بنو جی جلد بنوانے ادھو گرنتہ کی بابا جازت
گورو جی لاہور لیکیا تھا اوسنے درمیان راہ کے اپنی نقل اوسکی کرلی وہ اب
ضلع گجرات میں ڈیرہ بابا بنو میں موجود ہی - سوم - دمدمہ بیڑ یعنی گرنتہ صاحب
جو بابا دیپ سنگہ نے بعد شہیدی گورو گوبند سنگہ جی صاحب کے لکھوایا لکھ کر
تیار کیا اور او سپر گورو صاحب کی منظوری ہوئی وہ سب کتاب ہے کہ جسکے واسطے
اوسکی کیفیت دوسرا میں لکھا جاتا - نمبر ایک و دو کی بیڑ ضرور نقلہ گرنتہ کا
جو نقل لیا جاتا ہی دوم نقل اوسکی لکھانی مشہور ہو کہ کتاب ہی - لیکن بابا ...

کے ملاحظہ کیواسطے تحریر کرکے دکھائی جاتی ہیں

تذکرہ آدگرنتھ صاحب - یعنے فہرست اس بات کی کہ گرنتھ صاحب میں کسقدر بانی اور کون کون بانی ہے

کل بانی یعنے نو ہزار شمار اشعار

تفصیل بانی ایک محل ترتیب وار بتفصیل راگ کی | بانی متفرق یعنے غیر مقید راگ | کل

[illegible]

سرو تلہ بٹیر گرتہ ہای بنیواز بگوال گسو بمن

گوشوارہ بابی یعنی فہرست تفصیل سراکیب

بابی گوسدو صاحب نمبر اکیت تفات ۹ مراد محل سے صی

اے صاحب

کل سبی الحی

سنگلتو کی بابی

مالوص

نمبر شمار	قسم بابی									نمبر شمار محلہ	نام محلہ	نعداد بابی
۱	چوبدہ	۲۰۹	۳	۱۷۰	۲۷۰	۱۳۱۵	۵۹	۲۰۲۵	۱	۱	کمیرجی	[illegible]
۲	سد	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۱/۲۳۲۶	۲	۲	نوزلیو	[illegible]
۳	اسپتھدی	۱۲۰	+	۹۱	۳۱	۶۴	+	۳۰۶	۳	۳	ردداس	[illegible]
۴	پہرہ تی دار	۷	×	۲	۱	۶	×	۱۶	۴	۴	جیدیلو	[illegible]
۵	حبہ	۲۴	×	۲۰	۴۰	۶۲	×	۱۲۶		۵	ترلوچن	[illegible]
۶	ونہ زا	۳۱	×	۳۰	۲	۶	×	۶۹		۶	ہبی	[illegible]
۷	داردل	۳	×	۵	۷	۶	×	۲۱		۷	رامانند	[illegible]
		۳۹۵	۳	۳۱۸	۳۵۱	۱۴۵۹	۵۹	۲۰۵۹		۸	پیرمانند	[illegible]
										۹	سوردرشن	[illegible]
										۱۰	دینا	[illegible]
										۱۱	سس	[illegible]
										۱۲	مہکن	[illegible]
										۱۳	فرید	[illegible]
										۱۴	میران بائی	[illegible]
										۱۵	بیبا	[illegible]
										۱۶	سدتا	[illegible]

کل سالم

نقشہ بتکلی ما بتی مجمع گورو صاحبان ... سے ... مراد محل ... [illegible] — [illegible]

نمبر شمار	نام ...									
۱	محل	۹	۴	۱۰	۱۳	۱۲	۴۸			
۲	[illegible]	۰	۰	۴	۳	۰	۷			
۳	[illegible]	۰	۱	۰	۰	۰	۱			
۴	[illegible]	۰	۱	۰	۰	۰	۱			
۵	[illegible]	۰	۰	۴	۰	۰	۴			
۶	[illegible]	۰	۰	۱	۰	۰	۱			
۷	[illegible]	۰	۰	۲	۰	۰	۲			
۸	[illegible]	۰	۱	۲	۰	۰	۳			
۹	[illegible]	۰	۰	۰	۶	۰	۶			
۱۰	[illegible]	۰	۰	۰	۲	۰	۲			
۱۱	[illegible]	۰	۰	۰	۱۳	۰	۱۳			
۱۲	[illegible]	۰	۰	۰	۱	۰	۱			
۱۳	[illegible]	۰	۰	۰	۸	۰	۸			
۱۴	[illegible]	۰	۰	۰	۶	۷	۱۳			
۱۵	[illegible]	۰	۰	۰	۵	۰	۵			
۱۶	[illegible]	۰	۴	۰	۱	۰	۵			
۱۷	[illegible]	۰	۰	۰	۰	۳	۲			
		۹	۱۱	۲۳	۶۰	۲۱	۱۲۴			

سن [illegible] صلاحہ اگور رکہ میں صوبہ پنجاب کیا گیا میں کہا ہی کہ جب اکبر بادشاہ اپنی شاہزادہ دانیال کو
واسطے تسخیر ملک دکن کی بہیجا - اور بعد اوسکی آپ بہی لاہور سے طرف دکن کے روانہ ہوا تو متصل
[illegible] کے اوسکو خبر لگی - کہ مسلمانوں نے [illegible] مسلمانوں کا [illegible] اصل [illegible] اگر اوسکے
بتخانہ [illegible] اصل کو مسمار کر دیا - فوراً موقعہ پر ہو کر [illegible] تحقیقات کی [illegible] مسلمانوں کو سزا واقعی
قید دی - اور اوسکے بتخانہ کو از سر نو [illegible] ہوا دیا - پہر [illegible] اپنی طرف سے دریا
[illegible] مسجد کرکے موضع [illegible] میں [illegible] گورو [illegible] سے [illegible]

حاصل کی - اور اونکے نام میں بھی لیس اشتی رہو اور منجملہ وحدت ہو رخصت حقیقی کرتے تھے - تحجی کی سنئے اور اونکی
وضع بھی ورنگ و ٹمک کی سیدھی سادی دیکھکر بہت خوش ہوئے - کوروار خصلت جیکے بھی اسی سے فراری
حا ملوت کی لا لگیہ لذاری - اور حضور بادشاہ سے اونکو صلح حاضر عنایت ہوئی اور سلطنت دو
کی سے موقع وقت نا سمجھکی لوٹنے منظور تھا عام کے حضور پر لوریا اشتاہ کی عرض کی - کہ اونکی اور اونکی
لشکر کے پیادہ رہنے سے رزاعت کے سبب جمع پر گنات اکثر ملک کی زیادہ ہو گئی تھی - اب حضور
تشریف فرمائی - ملک دکھنیں ہو چکی ہیں - لوٹنے غلہ کا روپیہ بازار لایا ہے - رعایا تعہد ادائی
مرزہ جمع مالیات لہ طاقت نہیں رکھتے - اگر اتنا لی رستے ہی بارگاہ سلطانی سے تمام جملہ دیوانیاں
عظام حکم صادر ہو گیا کہ بحساب دہ دوازدہ جمع مالگزاری رعایا کو تخفیف دیں اور عمل عمال کو تاکید
مزید ہو - کہ مطابق حکم کے عمل درآمد کریں رعایا سے زیادہ طلبی نکریں - اور اسکا ہو دعا شاہی ہو گئے
اسباب سے گو دہی کا یہ مرتبہ ہو بالا ہو گیا ہے اب اوسکی وفات کی بارہ تیں تحریر ان مختلف ہانشہ اسی ہیں
ایک تو اوسدست حیدو شاہ درانی لشکری عرف شاہی جو جہانگیر بادشاہ کا دیوان تھا - بباعث عداوت
مانظور ہا طرح ہو سن بباعث لکی شہن حقارت اونکے کہ جسکی مراحت لکہا ہے اکثر بلد لکھیں
تحجی کی لکی ہی وہ دکھی - اول تواریخ منہ سرد کہ تستقیم ہے - وقت دلیس ان منہ اللہ و صلوۃ
اور اوسکے وہ یہ ہی - کہ جب شاہزادہ خسرو کہ جسنے اپنے باپ جہانگیر بادشاہ پر خروج کیا تھا - بارگاہ
جہانگیری سے بھاگ کر بنگلہ میں پیر نامہ داخل ہے اعہد اوسکی لڑائی کرنیکے واسطہ بارگاہ
سلطانی سے میر ابوالفضل خان کتبی فوج ساتھ ہو آیا اور سلطانیوں میں مقیم ہوا - اوسوقت شاہزادہ بھی
بحکم فوج ہمراہ ہی ہو مقابل گو نہ دال میں آکر فرودس ہوا - اسوقت لعد اخلاص جیسے شاہزادہ
خسرو کے ساتھ کچھ مدارات کی - میر ابوالفضل خاں - اور شاہزادہ خسرو کا مقابلہ و محاربہ ہوا اور لڑ
و الجھیں ہوا - شاہزادہ خسرو نے شکست کہا کر بادرادہ فرار کابل کی طرف متوجہ ہوکر بھاگ گیا
ابوالفضل خاں فتیاب ہوا - اکثر کار خدمت نمایاں کی جسکے میں جہانگیر نے وہ علاقہ میں اوسکو جاگیر
میں دیدیا - میر ابوالفضل خاں نے اپنے عہد حکومت کا گرد دکہیں دیا شہر اکبر فتح کی یادگار دیکے
لئے ایک قصبہ نام فتح آباد آباد کر دیا - آخر جب شاہزادہ خسرو علاقہ گجرات سے گرفتار ہوکر
اور حضور بادشاہ میں پیش ہوا تو قید مجلس میں قید رہنے کی واسطہ نافذ ہو گیا

اور اوسکی سپاہیاں اعلیٰ درجہ کو کہنچ گئی تھیں اور کیونکہ بہت سے سال میں جنہیں جی بڑے داڑی حروا دیا گیا

اور باقی ساتھ سکھوں کی اوسکی رفیقوں کو لاہور کے دروازہ کے باہر قطار سے کھڑی کر کے ایک ایک سولی پر چڑھا دیا

اور شاہزادہ خسرو کو اوس جگہ حاضر اور محبوس بیٹھے کو اون سبکی دوہری تک پھرایا گیا یہ سلوک شاہزادہ

اپنی رفیقوں کا یہ رنگ اور حالت دیکھکر کمال رنج و غم میں مبتلا ہوا۔ جب ان اموات کا الزام پایا

تو پہلے جہانگیر نے شیخ نظام تھانیسری کو مجرم ٹھہرایا۔ جو دعا خیر کی دربارہ شاہزادہ خسرو اپنی حکم سے دیکر

ہندوستان سے خارج کر دیا۔ پیچھے وہ بھی مجرم ٹھہرا اور اوس پر تمام رنگ کا بہانہ رکھ کر زخم لگا لیا۔ کہ جسکی اور

سے گرودیو جی حاضر آئی۔ تواریخوں بادشاہی اور قیصر کے بعد ان الفاظوں میں دربارہ دربار اول

ان ملکوں میں بٹھا دیا۔ مدت تک اس کشمکش میں یا دم بخود رہی۔ بڑی بردباری اور استقلال کو کام فرمایا

مگر دنیا رنگ نہایت مضمحل و پریشان خاطر ہو گئی۔ اوس شدت پر بھی مسلمان اونکو نہ چھوڑ بلکہ اور

بھی تنگ کیا۔ آخر لیں مالکہ آفتاب و شدت گرمی اور آزردہ ہو گئی۔ تیسری۔ جہانگیر بادشاہ

اپنی کتاب تزک جہانگیری میں جو روزمرہ اپنی روز کارروائی اپنی ہاتھ سے لکھتا رہا اور جسمیں اور جسمیں

بعض غلطیوں اپنی ذاتی حالات کے صفحہ ۹ سال جلوس اول سنہ ۱۰۱۴ ہجری مطابق وفات گورو دیکھا جھگڑے

بے حساب لکھی تھی۔ کہ موضع ونڈوال گوئندوال دریا بیاس پر واقع تھی۔ ایک سو قدیم

اور جس نام کا ملک حقیری کا مسکن ایسا ۱۰۱۵ ہجری میں گورو جی نے انتقال کیا اور اوس میں بہت سا دل

خلقت جل ہیں۔ جل اب ہو گئی۔ اس حقیری اور شہر گی میں بہت بیوقوف ہندو مسلمان اوسکی

حالت کے مرید و معتقد تھے اور اوس نے اپنی ولایت مشہور کر رکھی تھی۔ سب کو لوگ اوسکو پیر و کہتے تھے

اور ہر طرف جوانب سے لوگ اوسکی معتقد ہو کر آتے تھے۔ یہ دوکان اوسکی تین چار پشت سے گرم تھی

اور میں مدت دل سے منصوف تھا۔ کہ اوسکی اولے جھوٹی دوکان کو برطرف کروں۔ یا میرا اولی سے

اوسکو مسلمان کروں۔ کیونکہ اوس نے خسرو سے ملکر اوسکو شگون قشقہ کا لگایا تھا۔ تب اوسکی

حاضری کا حکم دیا۔ جب وہ پکڑا آیا۔ تو گھر بار اوسکا اور متعلقات تمام مرتضیٰ خان کو دے

دیا۔ اور اوسکی اسباب کو ضبط کر کے فرمایا۔ کہ اوسکو واسطے سیاست کے قتل کریں

اب حال اوس کا اور اوس آنسے سکھوں دلوں میں مسلمانوں کی نسبت تعصب اور عداوت

اور ہم اوسکا نتیجہ بھی پالینگے۔ دشمنی کی آگ نے دن بدن شدت اختیار کیا اور اول گورو صاحب جی نے علیحدہ

کے بارہ میں یہ روایت لکھی ہے۔ کہ جب جگت گورو گوبند جی صاحب اونکی ملاقات سے ہوئی تو اونہوں نے

اونکی لمبی داڑھی دیکھ کر کہا اتنی لمبی داڑھی تو ہے لیکن شرم نہیں ہے۔ آپنی جواب دیا کہ

اسلئے کہ جب آپ اوس دیس الیہ کا حال دیکھا ایک جوہو کی جہاں دل کو سمجھا سکر سبب

خوش ہوئی گورو صاحب نے کہ تو اپنی عمر انگلستان سے شمار کرتے ہیں تم لوگ لدی کو دریا کے کنارے

سری گورو ہرگوبند صاحب جی محل چھٹویں

ان گورو صاحب جی کی سمت ۱۶۵۲ میں بمقام موضع وڈالی پرگنہ ضلع امرتسر بخانہ سری گورو ارجن صاحب بطن ماتا گنگا دیوی

جی سے ظہور پذیر ہوا۔ پانچ برس میں مختلف اساتذہ سے تعلیم پائی۔ حال انتقال گورو ارجن صاحب اپنی والد شریف

کا سنکر دربی قتل چندو شاہ کی وجہ حاصل اپنی باپ کے ہمراہ دہلی میں لیگئے۔ وہاں بلیاقت خداداد رسائی

خود حاصل کر بادشاہ سے ملاقات حاصل کرکے بانواع حیل و تدبیر مجازات سلطانی چندو مذکور کو اپنی قبضہ کی طرف

میں لاکر دارالسلطنت لاہور میں جیو بتروں کو ... سے بعقوبت ہائی مختلفہ قتل کیا اور اوسکے بعد وطن

کو مراجعت کرکے وہاں پر ایک قصبہ ہرگوبندپور بنام خود آباد کیا اور بادشاہ سلامی کی سند معافی اوسکی حاصل کی

پیرو ہائی راہ دار کیسو رہ میں آکر بمقام تخت سری اکال بنگہ صاحب اجلاس گورو ائی کا فرمایا۔ تھوڑی عرصہ میں

ہزاران شخص مرید و معتقد ہوئی اور آمدنی نذرونیاز کے سبب کثرت مال و دارائی ہوئی۔ خیال امیری نے

دماغ دار میں راہ پایا۔ برخلاف طریقہ بزرگان سلف خود بھی سپاہ گری سیکھی۔ ہتیار باندھنا شروع کیا

اور بسبب سپاہ گری کی ہی کو رواج دیا۔ اکثر مرید و نکو تعلیم کیا کہ ہمیشہ مسلح رہا کریں لیکن گورو تخت کے

اور جب جنگی کی لڑائی کو فرمایا۔ بہت مرید و نمیں سے اونکی شہرت دہلی گورو جی کو دربار دار

دہلی میں جہانگیر اللہ وغیرہ سے بہت التفات رکھتا تھا اور اوسکی قدردانی کیا کرتا تھا۔

مادری کا حال بعد انجام ... بادشاہ ... جہاں بادشاہ ملک کی رسومات

اکثر اوقات شکار فارغ البالی و امیرانہ بسر ہوا کشمیر میں رہ اوقات کرتی اتفاقاً قاضی شہر لاہور

کی لونڈی بالقیمت دس ہزار روپیہ مول لیا - اور اسی قیمت میں باہم بائع و مشتری کے سبب نزاع ہو گئی

گورو صاحب اسکی دختر کولاں نامی کو نکال لے آئے اور بہ باعث خاطر و محبت اسکی ایک تالاب

بمقب کولسر واقعہ شہر امرتسر اسکی یادگار میں تیار کرادیا - بمجرد سننے اس حال کے قاضی مذکور

شکایت و شکایات دیگر جو گورو صاحب کی نسبت گوش زد ہوئی تھی - مزاج بادشاہ کا گورو صاحب کی

کی طرف سے درہم برہم ہو گیا - باہم جنگ کی تیاری پیدا ہو گئی - مخلص خان با ہفت ہزار سوار حضور

بادشاہ سے واسطے تادیب گورو صاحب کی نامزد ہوا - گورو صاحب بجمعیت پانچ ہزار کس اوس کے مقابل

خود بعد اللہ ہنس آئے - مخلص خان لڑائی میں مارا گیا - گورو صاحب نے فتح پائی لوہ گڑھ بستی میں

کہ جہاں بہت جنگل و بے آبی ہے لہذا لشکر دشوار تھا سکونت اختیار کی - اسی عرصہ کے اندر

بدھ چند نامی مرید گورو جی کے دو اسپ طویلہ خاص بادشاہی سے چرا کر گورو صاحب کو نذر دیئے

اسپر قمر بیگ و لعل بیگ و باجید بیگ ہزار سوار جہت رفتاری گورو صاحب کی جنگ پر چڑھ ہوئی

گورو صاحب نے اول سے پانچ ہزار خود مرید خود مقابلہ کیا - لشکر بادشاہی بہ باعث تنگدی جنگل

و قلت کی آب و قلہ تنگی وغیرہ ماری جاتی ہے بعد ازاں گورو صاحب کے ہمراہ بہ سبب

کثرت ہوا آئے اور اسی سبب گورو جی بازار رونق بہرا دی صاحب کا چار چند رام ہو گیا

رفتہ رفتہ صاحب الوس و لشکر ہو گئی - اور بابا گوروتا جی مرید صاحب سے بخشنے لیے کلاں گورو

کا تلک ... سے ہو - ان گورو صاحب کے پانچ فرزند مفصلہ ذیل تھے

بابا گوروتا جی - سورج مل جی - انی رائے جی - اٹل رائے - تیغ بہادر جی ۱

اور ایک لڑکی صحیح و نیز نام ہی نام کر کے اوسکے گھر پر بھیجدیا – بی بی ویرو کی شادی بمقام منصل جیا کے گلدل

تیرگنہ ترنتارن امرتسر کے ہوئی – منجملہ فرزندگی بابا گورو دتا جی نے تو عالم حیات سری گورو ہرگوبند صاحب جی کے

انتقال کیا – اونکی وفات کی بابت بہت دو روایت لکھی ہیں – لالہ رام جس مولف کتاب محیط اعظم

لکھتا ہے کہ ایک دفعہ عالم شکار میں بابا گورو دتا جی نے ایک صید پر تیر چھوڑا – اتفاقاً وہ تیر خطا کر کے

ایک کسی مادہ گاؤ کو جا لگا کہ اوسکے صدمہ سے وہ مر گئی – بابا گورو دتا جی نے پھر اوسکو زندہ کر دیا –

الغرض اس عمل کو سنکر گورو ہرگوبند صاحب جی نے ناراضگی سے اوسکو ملامت کی – کہ جسکی غیرت سے وہ خواب عدم

میں گئے – دوسرے صاحب دلستان مذاہب یوں تحریر کرتا ہے – کہ سری گورو ہرگوبند صاحب ابتدائے

حال سے چاہتے تھے کہ تمام خلافت اوسکے قبضہ اختیار میں دیجاوے – اتفاقاً گورو نانک ور

نام سکھ ایک لڑکی لیکر اسلئے بابا گورو دتا جی کے ہاں گنڈیا کر دیا بابا جی نے چاہا کہ اسکو ابھی محل خانے میں

بھیجدیں کہ تمام درباری [illegible] یہ دیکھ بابا گورو دتا جی نے وجہ بابا صاحب [illegible] اوسکی ساتھ ہی اتفاقی

رکھا رہتے تھے اور [illegible] دکھلایا جاتے تھے – بابا سری گورو ہرگوبند صاحب جسکی گلہ و شکایت

بابا جی کا کیا گورو جی نے اسکو بابا جی کو کہلا بھیجا – [illegible] ما شاء اللہ [illegible] – اوسکی لڑکی مر

لڑکی کو مت [illegible] – بابا گورو [illegible] دختر کا ایسی [illegible] واپس لیجا [illegible] – بابا گورو دتا

جی نے اوسکی تجرد والتماس سے اوسکی خواہش [illegible] – یہہ ماجرا جب سری گورو ہرگوبند صاحب

جی نے سنا تو اونہوں نے ناراضگی سے بابا گورو دتا جی کے حق میں یہہ دعا کہی – کہ یہہ زمانہ

کا میاب ہمکو معتقد اسیر ہو – لکھا ہے – کہ اسپر بابا گورو دتا جی نے بابا جی [illegible] دا دادی

ہسکل [illegible] طرز کیا اور [illegible] گورو دتا [illegible] شمشیرہ [illegible] والدہ خود والسی [illegible] – بابا

گورو دتا جی کا کیفیت نہیں ہے – مفصل [illegible] کفا صاحب [illegible] کی واقعہ سے

آدھ سکھ دو فرزند تھے۔ ایک سریچند دوسرا لکھمی داس جی تھے۔ اور گرو انگد جی کا لقب بابا لہنا

تھا جسے یو شیدا ساسیں کلالہ جی نے سری گرو نانک صاحب کا سروپ یالکر ایک فقیر سے دو دو اباب ... نوشتہ

گرو نانک صاحب جی کا دیا تھا۔ دوسرے صاحب کہنے کی ... سنگھ اودھو لقب بابا جی کا ... بوڑا

جب سری گرو گوبند صاحب کی جانب سے گرو امرداس جی کو ... کشتی کا ... تو اس وقت ہر طرح

الحمدللہ تعالی والد صاحب تیغ بہادر صاحب جی کو دربارہ عطائی گدی کشتی تیغ بہادر جی نے یہ ارشاد ہوا

کہ ہم ہر اوری رکھے قبائل دعا یہ الہی خاندان کی طرح ... تب گرو ...

المرحا خاندان کی تیغ بہادر صاحب کو ملی اور ... اسکے بیچ ... حوالہ والد تیغ بہادر صاحب جی نے

... نوبت گرو ... کی اسکو ... تب یہ اسکے ... حوالہ کی۔ المعرض ... سے ... کی

کہیے مریدات کا ... دربار ... لنگ ... معافی حاصل کی اور اسکی آبادی میں ...

... عمارت تصنیف و ... کیا ... الحکم ... الباقی۔ ... حالی ...

... کی جنگ جرات ... وفات ... اردو ... تحقیقات یہ بات

ثابت ہوئی کہ گرو ... بہادر ... امیر المعظم ... جو حصلہ ... محبت الدولت

... صاحب دبستان مذاہب جو ہم ... نیز از ... احوال سری گرو ... گوبند صاحب

جی سے ... آور گرو ... اسکو ... گرو نانک صاحب ... اور اسنے

جو ... حال سری گرو ... گوبند صاحب جی کا اپنی کتاب دبستان مذاہب میں لکھا ہے۔ ... بات کو

خود دیدہ یا شنیدہ از زبان سری گرو ... صاحب جی ... لکھا ہے ...

اپنی جگہ بٹھا کر رخصت کیا - گورو ہرگوبند از جناب جی نے بصراحت مندرجہ بالا انتقال فرمایا - تو یہ ستیا اوسکا

بھائی کو مریدوں اوسکا گورو جی ہاں لیتے تھے - بجائے خود خلافت پر بیٹھا اور جو سنہ ۱۶۰۵ء میں ہوئی ہے - گورو ہرجی اوسکا شکل

سی - سنجر لیلیسکے اندر ہر جی ولد ہر رائے بیٹھا ہے - اور اسپر اب تو بگڑ گیا بیچ مریدان گورو ہرگوبند

صاحب انکو مسائل میں اور یہ تمام اوسکی آگے تکو دیدہ ہے - بعد گرو کی گورو داد صاحب کے گورو ہرگوبند صاحب جی نے بحکم

خلافت کرنے کے بجائے اوسپر بالکل ہندی گورو بیان ہوئے - ہیو بستہ رکاب جہانگیر کے جو انہوں نے اوسکو دشمن جوار

سیس آئی ایک اوسکی سے یہ کہ اوسکو ایک وضع ستاہو ہی ہی کر لی اور بر خلاف کے باپ کے بابا بدلے گورو بر [illegible]

رکھی سنگار کھیلیا اختیار کیا - جہانگیر بادشاہ نے بنا بر طلب باقیات ملک کے گورو کو جو حاضر نہ ہوئے اسپر گورو

ارجن صاحب جی پر ہوا تھا - گورو ہرگوبند صاحب جی کو قلعہ گوالیار میں بحکم بارہ سال تک نظر بند رکھا اور

تمام تکلیفیں دیں گورو بند یہ قبول کر کے سب کو اور نئی طرز سے فقیری پر لگایا اور بدستور نظر بندی کی

مرضی نیا پہ رہنے لگی ہے - اسکے وقت میں ہنسنا اور سکہ چلانے اور دیو قلعہ کو سکہ میں آ آخیر

جہانگیر بادشاہ نے از سر شفقت کے گورو صاحب جی کو رہائی بخشی - جب جہانگیر بادشاہ نے تو

حضرت شاہ صاحب کی منگیتی میں رہی جب اپنی وطن کو لیے پہاڑ میں تابر شکست کی تو بیس پیادہ کا

خود جبرا کے اوسکی فوج جی سات میں فوج اوٹھا - خدمات دیا ور سیاست لیے لکھیں پھر اور

رابعہ کی وہ کا ہو گیا اور وہ سکتا تھی ہر کی گورو امور کی تھی - دیکھا گورو داد صاحب جی نے ملکان

دفعیہ اور تالاب بعدہ جو دریا ہوا تھا - ہر جگہ سکہ مکان اور بہر اوسکے گی شگان و بعدہ کا

حضرت شاہجہان کے جو کہ شاہجہان اوسپر جو اس وقت تھے - ملک دیوار اوقع ہوا - وسعت دار کے جوال

اوسکو لگا لیا - ایک گورو صاحب نے شاہد اوسکی جنگ کی - پھر اوسکی ہندی محاصرہ ہوا

آخر جنگ میں میرو تو پیرو دیا بت خان کو پرنفیع خان جو کہ تقابل ہو کر بعدہ اوسکی

سب لوگ اولیے آگے بھی اس جگہ پر آ تا دیکھا - گورو صاحب تابید از خودی سے تمام الگ الگ - مہاراجہ نے دانشمند

اونکو کر تا دیو سے گورو صاحب کرتا دیوار سیکھواڑہ میں جا داخل ہوئی - جب اونکو اوس دن

دوسری جا ہاں سرہند کے لاہور گئی گورو صاحب کا رستا تبدیل ہو گیا تو مقام سرہند لاہور میں جو وہ داخل ہوئے

پنجاب جی دو دن - اور سرہند میں تعلق راجہ تاراچند سے جو دراہ الحاکمت دیکھ کر شہابیجان سے ملا

مقیم تھے - اوس جگہ کے آدمی سب پر بہت تیغ ملوہ بیانا پر حضرت جہاں کو حکم دیا اوس کے بچے الگ

بہت آدمی رہا یا اور اگر میں سے ہر یہ گورو جی بس میں آچھے اور اوس کو مثال میں تا ہر چند قرہ تقید

ہے نہیں جس کا نام بینی جی - گورو صاحب نے نہات گورو الحوبیں رکھتی گو رہیں ہوا دیسا تحفہ گوبجی بھیجنے

زمین بندی میں رکھے اوس جگہ اکت میں کچھ بھی جواب کچھ خدمات کا رکوا اوس کے رتبے اور جو کوئی

اوس جگہ سے دہ بردار ہوتا - گورو جی کی یا لیا یہ بھی تا - گورو صاحب ہر روز موجد اور لیکھا

میں ایک شخص نے حقیقت ہستی عالم اور کیفیت وجود اوس کو گورو صاحب جی سے پوچھی تو گورو صاحب

جی نے جواب دیا - کہ جہاں غیر وجود ہے وجود - اور مثنوی سے وجود - حقیقت وکی از خود تما کے ہی

اور یہ رحام اور مشتغال شخص خیال میں رہی - تحمل دہ بار گورو صاحب کے بارہ میں

وہ یہ ملتی ہی ایک دفعہ ایک دیو انام سے کمر اپنی انگوٹھی لکھا ملتفت کا گورو دیتا ہی سر اچھا

سکھوں نے اوسکو منع کیا - گور سے اوسکا سبب پوچھا کہ یہ جا سے گورو جی کا بیٹے ہی ہی اوسلئے

کہا کہ لیا گورو وجود عنصری میں رکھا - یا میں نفس ناطقہ مجرد میں رکھا - یا وجود وہ ہوتا

نہیں تو میں کیا ہی نیں گیا - یہ قصہ سرگئی کو اوس کو مذہبی ہے ہوئی تو اوسوں نے دلبرا

کو بلا کر پوچھا کہ اے دیوا اے عالم ایک وجود ہی اوس سے جو اس بار ہی ہیگر رہ ہمیشہ ایک کوگی

ارشاد وہ کے طرف اشارت کر کے کہا کہ بوجھا تا ہی یہ ہو ہی ہی اور وجود بیمار حق ملی ہی

ہی ہی - تو بھی ہی - گورو صاحب الیہ الصلعہ کو شکوہ حسن اوس کی اور کر بخشیدہ نہ ہوئی اور
سکھاں اس گرگا کو ہرد گوبند صاحب جنکو الوہیت سے اوجہ ترجیح اونکا اعتقاد تھا کہ وہ صدر تھے
اکہہ اوس دو دس پانچ بیٹے دفعہ ہم میں نام ہوا - پسر کلاں میر دہلی اوس صاحب گورو ہر سنگھ
اوجس مجلس کو اوس میں پالکی آیا - گورو صاحب جی نے اوسکو بچایا مگر اوسکی تعلیم کی تیتی جب پسر کلاں
ہلاس منحوں اوسکی جانی کو ایک سیقہ نہ لگا تھا - کہ روز یکشنبہ سیوم ماہ محرم سنہ ۱۰۵۵
ہجری کو گورو ہر گوبند صاحب نے سفر آخرت کا اختیار کیا - جب اوسکی جسم کو لکڑیوں پر
رکھکر آگ دیگی تہی - تو اتنا میں ایک آگ کا شعلہ ہوا تو رام نام راجپوت جو چیلہ گورو صاحب جی کا تھا
الہی چتیہ میں کود پڑا - اور جسنے قدم آگے ... اوسکے قدم مبارک پر رکھا اور اپنا
نسبہ ... حرکت ... اور ... مدبیوں ... اوسکی ... خدمت ... جسکی ... تھا
تھا - اور ایک چتیہ کو ... میں ... اوسکی ... بہت سے شخصوں نے قصد کو دنیا کیا مگر گورو ہر رائے
اونکو مانع ہوئی - اور صاحب دلان نزاہت کتاب ہے - کہ سنہ ۱۰۵۳ ہجری میں گورو صاحب سے کیرت پور میں ... کا ... کی
مسجد سکھاں مریدان ... دو عیال گورو ... نامی ... راماس جنیدہ ... مشمول کیکی
بابت میں بات کرتا تھا - اور ... سکھ ... نام رکھا تھا - دوسری ... جنید ... اوسکے مرید
اسکا شغل ... کا کرتے تھے اور ... گورو ... کیواسطے ثواب سمجھتے ہیں - تیری ... مساعدہ کہ ...
گورو صاحب کے واسطے ... بلکہ ... اعراق ... اور ... کہوا دیا - ... نے شہر کی
السحقت اپنی پالکی رکھ لیا - اوس ... سال میں ...
گرپا اور اپنی ... عزت ہوا اور ... شادی ... نہیں ... اور ... غمخوار
اکیلہ خود مولف ... سات کابل سے تا بہ پنجاب رفیق تھا - اور یہ شخص کہتا ہی کہ ایک
سکھ نے ... گورو ہر گوبند صاحب جی سے پوچھا - کہ ... گورو ... صاحب کا درس کیونکر ہوا - ابھی
... سکھ نام گورو کا ... سکھاں ... حقیر رکھے ...

کہ جو آرزو کوئی رکہتا ہو۔ انکہاں سکو ہمیں حسب توفیق مسند یا سکہ کو دیکہکر دیدیا جاتا تہا کہ سکہ دست بستہ ہو کر طرف گوردوارے کی دعا

کرنے کا کام روائی اوسکی ہو۔ سری گورو ہرگوبند صاحب بہی اسلیئے سنگت یعنی اکہٹی سکہاں سے اپنی کام روائی چاہا کرتی ہیں یا تہی۔ میرا لد

رد لسرد دیوال سکہاں نے بہی طریق سپاہیانہ لیئے تہیر دانیوں میں یا تہی فقط اوسکے خاندانی میں سے لیئے سکہوں کی ذات میں خاندان اشند لوربان

کو دربار لیئے ریاست کا زیادہ تر مشہور و معروف نام گرام تہی۔ رئیس رہے لسنی دربار صاحب میں اور گورلان کے شہنگ لیئے اوسکو کرشن نے

کہا ر دیس بڑہا وغیرہ سکہاں کے لیئے گوردوارہ تہنیک سرتال واقعہ راعدار کیدارہ معروف شہر امرتسر میں کیرہ راکہ کیا ہیں بنیاد

سری گورو ہر رای صاحب جی

محل ساتواں

یہ گورو صاحب ۱۳ ماگہ سنہ ۱۶۸۶ کو مقام کیرت پور میں پیدا سے بابا گوردتا ولد سری گورو ہرگوبند صاحب جی گوردوارے صاحب

جتیمیں پیدا ہوئے - قریب سات اٹہ کے شادیں کیں بقول مہاراج دلتیاں بذات جب بابا گوردتا جیسے اپنے تیاری مرگ پر سوار

فرمائی - تو سری گورو ہرگوبند صاحب جی نے اونہیں کو کہ بڑے بیٹے بابا جی موصوف کے تہے بنظر عاطفت سرائی کی

اور وقت چہوڑنے کے بعد عنصر بلیں اونکو ہی خود بٹہایا اور خلعت خلافت گورو کی پہنا کر خطاب بابا جیکا بخشا - اپنی

تمام اولاد اور اصفاکو سائر اتباع کو باطاعت اوسکے امر فرمایا - یہ گورو صاحب بہت بڑے شجاع اور دانشمند تہے اونکو

بہی رقم نذور و فتوحات ہر دو طرف سے مستحصل ہوتی تہی - اور سامان حشمت و شوکت امیرانہ کا از قسم اسپ و فیل و لباس

فاخرہ بیش قیمت و زیورات مرصع وغیرہ اونکے ہاں وافر موجود تہا اور رجوع انام کی گوناگون سے شہرہ آفاق تہے - ہزاراں

آدمی روز بروز اطراف و جوانب دور و نزدیک سے فراہم آکر آداب بجا لاتے - تہوڑے عرصہ میں افواج سلام بند اور سواراں

عقیدت پیوند جمع ہوگئیں - جب شاہزادہ محمد داراشکوہ جنگ اورنگزیب عالمگیر سے بہاگ کر داخل پنجاب ہوا تو اوسوقت

سری گورو ہر رای صاحب جی نے شامل ہوکر اوسکو مدد دی جب اوسنے شکست متواتر کہائی اور استقلال راہ ان کی یایا

تو گورو صاحب بہی بنظر بد اقبالی شاہزادہ ممدوح جیلدی فوج کے طرف کیرت پور کے چلی آئی اور اجرائی طریقہ فقیری اپنی

خاندان کی معروف ہوکر ... طوائف نام اور رہنمائی گروہ خاص و عام ہوئے - واقعہ ۱۷۰۳ کو رام رای جی لطف

بہجا کو کیرت پور سے اور واقعہ ۹ سالوں ۱۷۱۳ کو ہر کشن جی لطف محل کشتکور معروف کوٹ کہلانی

سے بہوی دو شبے آنکی سپید ہوئی - ار گرو ہر رائے صاحب جیسے اکبر رائے محل ہوئے - مگر اولاد دین دو پس بے ہوئی - لیکن از قتل شہزادہ

محمد دارا شکوہ جب اورنگزیب سلطنت ہند پر بیٹھا - تو اوسنے لنبت امداد دہی محمد دارا شکوہ کے طلب گورو صاحب جیکی

جاری کیا تو گورو صاحب جیسے رام رای بڑے بیٹے کو روبرو دہلی آئے حضرت شاہ اپنا وکیل بھیجا - کہ تمام مردم فقرا کو سوائے احمد عا

ترقی دولت سلطانیکی اور کچہ کام نہیں سب علایق دنیا وے سے ہم خود حاضر نہیں ہو سکتے - اسلئے اپنے بڑے بیٹے کو

روبرو حضور بہیجا - ... نامبردہ کا حضور پیدگان شاہی کامیاب ہو گیا چونکہ رام رای جی شیرین سخن اور عقلمند آدمی

اور ہمون اسے سخنان معقول سے طبع سلطانی کو اپنی طرف گرویدہ کر لیا اور بادشاہ کی بدظنی لبنت اوسکے دور ہو گئی

اور اوسکو یقین کامل ہو گیا کہ یہ لوگ فقیر ہیں دعوی ریاست کا نہیں رکھتے - بعد جب رام رای جی نے اراکین سلطنت کو

ہمراز دیکیار کے فرمان شاہی مشعر شفاعت خود دربارہ لدی کسنیے گورو سای تمام سری گورو ہر رای جیکی جاری کرایا - لیکن گورو صاحب

جیسے اس امر کا اثبات کیا - لیت و لعل میں رکھا - جب گورو صاحب نے کشن جی اپنے چھوٹے بیٹے کو گدی گورو ای عنایت کر دی

تو بادشاہ نے یہ خبر سنکر حسب درخواست رام رای جیکی تمام دیرہ دون میں ایک عمارت عالی دلچسپ اوسکے لئے طیار کرا دی جہانپر

وہ جگہ اب بہ دیرہ رام رای مشہور ہے - گورو صاحب بعد سال کئے جیسے ... گورو کرسی تشریف ... الیں عالم بالا کو چلتے

ہوئے - تذکرہ محیط اعظم میں لکہا ہے کہ جب اورنگ زیب نے واسطے جوابدہی مدد دارا شکوہ کی گورو صاحب جیکو اپنے دربار میں طلب فرمایا

گرو صاحب آنیہ لگے - جو فرمان سلطانی ملکہ زبیدیا - ... جب مقرر فرمان آیا تو اپنے لیکھداں رام رای جیکو لقب کر تا کیمد کہ

سے معروف کری مدعا خبر دہلی روانہ کی - رام رای جیسے بعد حصول ملاقات سلطانی بالہام اکثر ... کرامات وکلمات لسیدہ طبیعت شاہی

کہ بادشاہ کو اپنی طرف مائل و منقول کر لیا - جب سر گورو ہر رای جیسے شہرہ اظہار کرامات و تغیر لفظ مٹی مسلی سنکر ہے

مٹی بے ایمان کی ... اورنگ زیب بادشاہ کا ... سنا تو نہایت رنجیدہ خاطر ہوکر ایک خط سخت شکایت کا بنام

ہو اوسکے نام روانہ کیا کہ جسکو وہ ملاحظہ کرکے فوراً وہاں سے بکوچ کوچ متصل مکان گورو صاحب جیکے آکر ہوا اور ریہا

عرضی حال کی ... گورو صاحب جیکو بہیجی - جسکو سنکر گورو صاحب جیسے ارشاد کیا - کہ اوسکو کہدو - کہ اسطرح جاکو

کہ اور اسے ... جاو میری بالکل مت آوے اور نہ میری منہ لگ ... رام رای طرف ...

کے کرہ اتنا وہاں ہی بیٹھ گیا ...

گورو جی اپنی سنگیاں سکہ لڈیکو رکو کلہ بیجا - مگر کوئی سکہ ہمارا اوس سے موانست و مجالست نہ رکھی اور نہ اوسکو نذر
و بیٹ دی - اور جو خلاف اسکے کریگا وہ ہمارا سکہ نہیں - تب سنگیاں سکہ لڈیکو نے اوسی طرح عمل کیا تو گورو صاحب جیسے
اپنی دیگر سنگیاں کو فرمایا - کہ جو کوئی ہمارا سکہ ہوکر سنگیاں سکہ نہی لڈیکو سے میل ملاپ رکہیگا - یا کسی طرح کا اور
غرض واسطہ رکہیگا وہ ہمارا سکہ نہ ہوگا - چنانچہ اب بہی بعض سکہ سنگیاں سکہ لڈیکو سے کس ساتہہ حسب ارشاد گورو
صاحب جی سلوک رکھتے ہیں - صاحب دلتاں [illegible] تکلتا تھی - [illegible] خاں بن شاہ [illegible] مرزا راجہ حکم
شاہجہان بادشاہ سے لشکر لے کر کے مالک تاتار اجپوتوں کو مسخر کیا اور بعد فتح اوسکو اپنی جنگ میں لاکر ہمراہ خود لدیا
تو گورو ہررای صاحب نا مقام تعالیٰ کہ ممالک راجہ رام سرکار [illegible] سے تہی - [illegible] سنگہ کی [illegible] سکہ اوسکو ساتوان
محل کہتے ہیں اور یہ وہ بڑے آشنا ہیں - اول گورو صاحب نے اپنی عہد گوریائی میں سوای اوسکے کہ مسمی پیر فدا
کتدی کو لقب بہائی پیرو کی دہاری - مسمی نام [illegible] سکہ قصبہ [illegible] علاقہ تحصیل [illegible] ضلع گورداسپور
کو لقب ستہرہ شاہی - اور مسمی [illegible] زمیندار کو اور [illegible] وہاں [illegible] کو بخش خدمت
گذاری اوسکے اوسکو لقب بہائی [illegible] سنگہ [illegible] کا تھا اور کوئی کام [illegible] نام دریکانیں [illegible] جل دیے
تو دریچہ [illegible] ریاست نابہ و پٹیالہ و [illegible] اوسی گورو صاحب کے [illegible] ہیں [illegible] ان گورو
جلے پالکی گنج نوتی سرا کہلی فیل سفید بہی موجود تہا

بن نور

سری گورو ہرکشن صاحب محل اٹھویں

یہ گورو صاحب و آٹھ سالوں کو تمام کیرت پور [illegible] کو [illegible] جیسے پیدا ہوئی اور [illegible] گدی
گوریائی پر بیٹھے - اورنگزیب عالمگیر نے بسبب منافقت گدی نشینی کے [illegible] رام رائی لیکہلن گورو ہر رای
جی نے کہ [illegible] بادشاہ [illegible] تہا - اوسکو بہی دہلی میں طلب کیا گورو ہرکشن صاحب کہ نہایت صغر
سنی تہے - مع اپنی والدہ کے روانہ شاہجہاناباد ہوئی اور راجہ جے سنگھ [illegible] بہ حکم پیشوائی کو آیا
اور اپنی مکانمیں لیجا کر اوسکو ڈیرا دیا - چند روز کے بعد اورنگزیب [illegible] خود [illegible] بلایا

اور کچھ امتحان لیاقت وغیرہ کر کے رخصت کر دیا - پس کئی دنوں کی بیچ میں جب انگشت رام رائے یاد فرمایا
انہوں نے کچھ کلمہ اون کی نسبت کہا ولیا تھی - انکی طرف سے ہوا - غرضکہ اکثر معاملوں میں گورو ہرکشن صاحب منزلے
دلیر صحیح ہوئے - اور بہنگام نزاع عند الاستغفار سکھ نکہ تیغ بہادر کا موضع بکالہ پرگنہ ضلع امرتسر میں دیا کیونکہ
گوریائی دوسری کی ۵ ماہ ۹ الیوم بعمر احد سال مقام دہلی میں جا بندی اور یہ بھی کہا تھی کہ ایک راجہ رام جے سنگھ کی رانی
نے گورو ہرکشن صاحب کی عظمت و کرامت کا امتحان کا لینے چاہا وہ معاملے بھی خاطر خواہ ارادہ رانی کے
ظہور میں آیا - سمادھ گورو ہرکشن صاحب کی دہلی میں بمقام اجمیری دروازہ کے مقابل نہر کے واقع ہے

سری گورو تیغ بہادر صاحب نانویں محل

تیغ بہادر صاحب واقعہ ۹ اپریل ۱۶۲۸ء کو بمقام [illegible] امرتسر میں سری گورو ہرگوبند صاحب کے گھر محل
نانکی جی سے پیدا ہوئے ۱۶۸۶ء کو ساتھ گوجری جی کے کتخدا ہوئے - بعد سری گورو ہرکشن صاحب جی کے یہ بھی صاحب
گدی نشین خلافت گوریائی کے ہوئے - آپکی گدی نشینی کے باب میں روایات مختلف ہیں - ایک تو مشہور عام یہ ہے
کہ گورو ہرکشن صاحب نے جو وقت انتقال کے فرمایا تھا کہ گورو موضع بکالہ میں ہے - اسلئے جمع سوڈھیاں موضع
مذکور میں خلافت ہوئی اور تیغ بہادر صاحب ان دنوں آزادانہ طور سے تنہائی میں بسر کیا کرتے تھے - دعوٰی
خلافت کا نہیں رکھتے تھے - کہ اتفاقاً مکھن شاہ نامی لبانہ جو ایک صد روپیہ نقد کہ جو اوسنے کسی مشکلات کے وقت
نذر گورو جی کی کرنا قبول کیا تھا ساتھ رکھی بکر موضع بابا بکالہ میں آیا - اور اوسنے وہاں پر ایک سوڈھی
اور ہمکو کو جو ویر مل وغیرہ کی جو بائیس منجیاں بعض صاحب اجلیہ اسی تیئں گورو قرار دیکے بیٹھے ہوئے
دیکھا اور اسنے دلمیں سوچا - کہ اب کسکو گورو اسوقت خیال کیا جاوے کیونکہ ہر ایک اپنی جگہ گورو
بنے بیٹھا ہے اور سب نے یکسو دینہ گورو کی نظر کرنا ہے لیکن اوسنے نیم و تدبیر و تجویز کی کہ ہر ایک سوڈھی

کو اس نے ایک ایک یا کچھ زیادہ روپیہ دینا شروع کیا اور دلمیں یہ بات قائم کی اور جو گورو صادق و کامل ہوگا
وہ آپ ہی اپنا روپیہ مجھ سے طلب کرے گا بہ اجوبہ شخص ظاہر ہو جاوے گا ۔ سو ان گورو تیغ بہادر صاحب نے اور کسی
اور کسی سے روپیہ طلب نہ کیا ۔ مکھن شاہ نے بعد ادائے نذرانہ باعلان تمام یعنی الجہر منادی با آواز بلند کیا ۔ کہ گورو
لادھو رے گورو لادھو رے یعنی پا لیا برحق اور سچی جمع دربار میں معتقدین نے جمع ہو کر گورو تیغ بہادر صاحب کو گدی
گورو بابے پر بٹھا دیا ۔ اور اسکے بعد سری گورو گوبند صاحب جنکی اوستی حوالہ کیا ۔ بعد چندی جب بازار گورویائی
گورو صاحب نے بہ نسبت گوروهان سابق کے زیادہ تر رونق گری اور بند و رکھا فتوحات سے خزانہ اونکا مالا
مال ہو گیا ۔ ہزاراں ہزار سوار و پیادہ سلام بندہ وغیرہ سامان شاہانہ ہمیشہ اونکے ہمراہ موجود تھا
سو اونکے خیر اندیشاں عقیدت گزین اور خادمان قدومیت آئے دن رات مصروف رہتی اور
جو کوئی کسی عامل یا زمیندار یا جاگیردار یا دیوان متصدی از طرف ارکین سلطنت سے متردد ستم
آتا ۔ تو گورو صاحب جی کو اپنا دامن حمایت کا کر دوستی سے ایسے او اصل ہوتا کہ خوب خارج البالی سے اپنی
وقت بسر کرتا ۔ سو ہمیشہ اپنے حسد سے درپے قتل ہو کر اونکو مشکل میں مبتلا کرنے کی تدبیر کی ۔ گورو جی
نے مکھن شاہ کو الرجال سے الملاح دی ۔ نامبردہ اونکو حوالہ کر کے دہلی میں گئے اور وہاں سمودلیوں
کی محلہ میں اونکو فروکش کرایا ۔ راجہ رام رائے بیشتر سے وہاں موجود تھا ۔ وہ خبر سنکر از راہ حسد چلنے کے
کے ارادے گورو صاحب میں مصروف ہوا ۔ تو گورو صاحب بوجہ اشتغال و متعلقان وہاں سے تیرتھ کو
چلے گئے ۔ جب پٹنہ شہر میں پہنچے تو وہاں ماتا گوجری جی کے شکم سے گوبند رائے جی سنہ ۱۷۲۳ کو پیدا ہوئے
الغرض لیکن سیہ تیغ بہادر گورو جی داخل دہلی ہوئے تو اورنگزیب نے حسب تحریک رام رائے اونکو محبوس کرو
طلب کیا ۔ تو گورو جی بخوف عصمت کالی نے دہلی سے نکلکر ۔ راجگان کی بیچ پنجاب علاقہ میں قابو کوٹ
مقیم ہو گئے ۔ اور ایک قطعہ زمین ویران کہ منسوب ہولی باکوال تھا بقیمت یا گورودوارہ

رام رائے بہی اوس سے خبر پا کر وہاں پر ایک موضع آباد کیا اور نام اوسکا ماکہووال رکہا اور وہیں ایک مدت اپنی اوقات بسر کی

مدت تک وہ وہاں ہی رہے - اسی اثنا میں گورو ہرکشن جی عمر چودہ سال کی ہوکر چونکہ رام رائے حضور دربار سلطانی کا تہا

اور اثر ایسا اوسکی بدی شناسی نہیں ہوگئی تہی - اور ہمیشہ اوسکے حسد و عقیدے میں شب و روز جلا کرتا تہا اور اکثر اوقات

متحرک طلبگاری گورو تیغ بہادر صاحب کا رہا کرتا تہا - چنانچہ بادشاہ نے باستدعا اوسکی آخر کو فرمان شاہی

طلب گورو تیغ بہادر صاحب کے جاری کیا - گورو جی نے ازبس لاچار ہوکر گوبند رائے کو گورو گدی پر بٹہایا اور رسم

سپردگی گورو گوبند جی صاحب والے اونکو نصیحت اور کلمات نصائح و تلقین کرکے اپنے تمام عزیز و اقارب مریدان و معتقدین

سے وداع ہوکر ہمراہ سواران سلطانی روانہ دہلی ہوئے - بادشاہ نے ہر وقت پہنچنے کے اول کچہہ روز قید رکہکر بعد

اوسکے قتل کرایا تہا - یہ نعش اوسکی ایک لدانہ میں ڈلوادی یہ واقعہ گورو جی پنجی سنہ ١٧٣٢ء کو ظہور میں آیا ہے۔ پس

ان گورو صاحب نے [illegible] خلافت کی - اگرچہ بابت اونکے قتل کا گورو مختلف بیان کرتے ہیں مگر در اصل یہ ہی

کہ رام رائے گورو گدی نشینی سبب [illegible] و الم تہا اور اکثر اوقات حکایات تراشیدہ و [illegible] گذارش حضور

بارگاہ سلطانی کرکے بادشاہ کا دل [illegible] کرتا رہتا تہا - تا آنکہ جب گورو تیغ بہادر صاحب سیر ملک بانگر کو گئے

مریدوں و معتقدوں کی جمعیت [illegible] اوسکے پاس ہوگئی اور اکثر [illegible] سرکار [illegible] اونکے

پاس سپاہ بہی تہے - احتمال تہا کہ گورو صاحب کی طرف کچہہ فساد اوٹہے - اور وہ لوگ [illegible]

و فساد [illegible] بندگان سلطان میں [illegible] ایسے آثار دیکہہ بادشاہ اور [illegible] کا خیمہ

آتا تہا - بنظر حفظ ما تقدم اونکو طلب کرکے بعد قید رکہنے چند مدت کے قتل کروا ڈالا [illegible]

[illegible] پہلا حافظ آدم نامی مرید شیخ سرہندی گورو تیغ بہادر [illegible] اپنی ارادت

[illegible] فتوحات [illegible] مصیبت کرتے تہے - [illegible] حال [illegible] اور [illegible]

بادشاہ [illegible] آدمی [illegible] ایک مسلمان بجمعیت [illegible] پیر [illegible] اور لوگوں سے [illegible]

و فتوحات وصول کرتے ہیں - [illegible] سے [illegible] فساد کا خوف ہی - [illegible] بادشاہ نے

صوبہ دار لاہور کو لکھا - کہ دونوں کو گرفتار کر کے حضور میں بھیج دیں - خانہ زاد نے بہ تعمیل حکم ہر دو کو بھیج کر کے

روانہ دہلی کیا جب وہ داخل دہلی ہوئے - تو بہ سبب حافظ نہ ہونے حکم جلد و طیش کا ناخدا پایا اور گورو تیغ بہادر

صاحب جنکو لعنہ قید رکھنے قید خانہ [illegible] کے قتل کرا دیا - کتاب محیط اعظم میں درج ہے - کہ جب بعد وفات

گورو ہرکشن صاحب کے سکھ لوگ تلاش گورو میں گورو دوارہ [illegible] کر رہے تھے اور کوئی شخص

ادھی لگا ہوا تھا کہ [illegible] چھپا تھا - [illegible] ایک [illegible] گورو ہرکشن جی کا سکہ [illegible] آ کر

صد افسوس گورو [illegible] گورو تیغ بہادر صاحب [illegible] اقرار [illegible] گورو تیغ بہادر جی گورو [illegible] میں

روایت دیکھنے میں آئی - ایک [illegible] کہ [illegible] دور [illegible] اولاد گورو [illegible] صاحب جب

تحریر خط والدہ گورو تیغ بہادر صاحب [illegible] گورو [illegible] دیتا گورو تیغ بہادر صاحب

[illegible] تمام [illegible] گورو [illegible] حال معلوم جب گورو تیغ بہادر صاحب [illegible] عام [illegible] اور [illegible]

نہایت کثرت ہوئی اور [illegible] وغیرہ [illegible] حال [illegible]

اور [illegible] دہلی میں [illegible] اورنگ زیب بادشاہ [illegible] گورو تیغ بہادر کی [illegible]

[illegible] بادشاہ سے [illegible] گورو تیغ بہادر صاحب [illegible] گورو [illegible]

[illegible] اور [illegible] میں [illegible] قیام [illegible]

اور [illegible] معتقدان [illegible] اور ایک [illegible] اپنی اختیاری اور [illegible]

[illegible] خود [illegible] دہلی [illegible] گورو جی میں تھے [illegible]

مقام [illegible] اور وہاں گورو [illegible] دستیاب [illegible] تمام [illegible] دہلی [illegible]

[illegible] دہلی کے بادشاہ [illegible] التواریخ [illegible] لاہور کے گورو جی [illegible]

[illegible] دنیا [illegible] تیغ بہادر [illegible] - گورو [illegible] جواب دیا [illegible] تمام [illegible] بہادر [illegible]

[illegible] اور [illegible] محتاج [illegible] گورو [illegible]

بعض نسبتی عدت کے گورو صاحب جی کو قتل کرا دیا - واضح ہو - کہ بانی
کو بھی توڑ دینی آتی - آخر بادشاہ نے قید رکھ کر
لیکن اشعار گورو تیغ بہادر صاحب جیسے درج گرنتھ صاحب جی کے ہیں وہ خاص گورو صاحب جی کے
تصنیف عالم حیات و قید کے ہیں - اونکی بنایت وقت بڑی مشکل سے اور اوسکے پڑھنے سننے سے دل کو
ترک دنیا و خوف عاقبت وغیرہ مراسم سکون پیدا ہوتے ہیں - بادشاہ نے واسطے دکھانے کشف
و کرامات کے ہر چند گورو صاحب جی پر سختی کمال کی پر اونہوں نے بالکل انکار ہی رکھا - اصلا کسی طرح
دینی بزرگی کا اظہار نہ کیا آخر کو سر دیا پر سر نہ دیا - سمادہ گورو تیغ بہادر صاحب کے تن دلسوز کا مقام
دہلی اندر [illegible] واقعہ ہے - کہتے ہیں کہ گورو تیغ بہادر صاحب نے حالت قید میں گورو گوبند
سنگھ صاحب جیکو یہ شعر لکھ کر بھیجا تھا - بل چھٹکیو بندھن پڑے کچھو نہ ہوت اوپا - کہو نانک اب اوٹ ہر گج
جیوں ہوں سہائے - گورو گوبند سنگھ صاحب جی نے اوسکے جواب میں یہ شعر لکھ کر بھیج دیا - بل ہوا بندھن چھٹ
گئے سب کچھ ہوت اوپا - کہو نانک سب کچھ تمرے ہاتھ میں آپ ہی ہوت سہائے - القصہ گورو
تیغ بہادر صاحب بمطلب شاہ گیری کے امرتسر کو آئے ساکنان امرتسر نے شہر کے دروازے بند کر لیے گورو
صاحب جی یہ حالت دیکھ اوس [illegible] کہ امرتسر میں اندر رہی - پھر گورو صاحب مقام
شہرہ [illegible] نام سے مشہور [illegible] متصل [illegible] گورو صاحب کے واقعہ ہے آئے - وہاں بھی دربار
کے [illegible] دیا [illegible] بچہ ایسے [illegible] کہ جس سبب گورو صاحب شہرہ [illegible] سے اوسکی موضع
ولہ تحصیل و ضلع امرتسر ہے [illegible] کتاب تنقیح الضلوع میں لکھا ہے - جب گورو تیغ بہادر صاحب
کا سر دہلی لگا [illegible] شاہانہ خاندان کی دولت و اقبال حقیقت میں زوال آنا شروع
ہو گیا تھا - اور یہ امر ظہور میں آیا کہ جب محمد شاہ بادشاہ کے وقت ~~خود مختار ہو کر سلطنت~~
مغلیہ کو ضعف آ گیا اور اوسکے شہر یعنی صوبہ [illegible] دکن نظام حیدرآباد اور لکھنؤ والی [illegible]
سر خود مختار ہو کر بادشاہ خود ملک میں بیٹھے - ایسے ہی ان گورو صاحب کے قید ہو جانے

اور جاری جانے کے سبب بادشاہی دربار میں ضعف آگیا اور مسند نشینوں کے ادنیٰ گماشتہ

صوبہ جات کے تعلقہ۔ اطاعت سے انحراف کر کے خود مختار ہو کے اپنی اپنی حکومت کرنے

لگے اور مرہٹوں نے کاروبار ملکی کر کے اپنے تصرف میں لانے لگے

شجرہ نسب ساہداں آڈل شاہی جنکی دہرم سالیں خاص شہر امرتسر میں واقع ہیں

- گورو تیغ بہادر صاحب
- بابا گنیا لعل
- بابا سیوا رام
- بابا اڈن رام معروف باڈن شاہ

یہ شخص قوم کا اروڑہ سکنہ موضع علاقہ [illegible] رہنے والا تھا۔ بعمر ۶۰ سال بمقام جموں علاقہ پہاڑ میں فوت ہوا

یہ شخص قوم کا [illegible] تھا۔ رہنے والا ملک [illegible] کا تھا۔ بعمر ۸۰ سال موضع [illegible] میں فوت ہوا

یہ شخص قوم [illegible] سکنہ قصبہ سوہدرہ علاقہ ضلع سیالکوٹ [illegible]

[illegible] قصبہ سوہدرہ میں وفات پائی [illegible]

- دیا بھجن
  - دوجی رام — امر سنگھ — گوردت سنگھ — جاگر سنگھ
  - شنکر رام — رام دیال — گورنظم سنگھ
  - ہنجو رام — حضوری رام — ہری سنگھ
  - ادھو رام — بابا کھایا
  - لبھایا رام — بابا گنڈا رام

یہ شخص سکنہ مقام [illegible] تھا اور کام [illegible] کا کیا۔ زندہ تھا ۱۸۶۹ء

- رامدیال سنگھ — ہری سنگھ — دھرم سنگھ — امر سنگھ

- بہلو رام
  - دسوندی رام — نرائن سنگھ — آیا سنگھ — رام سنگھ
  - بابا سنگھ — رام سنگھ — شام سنگھ

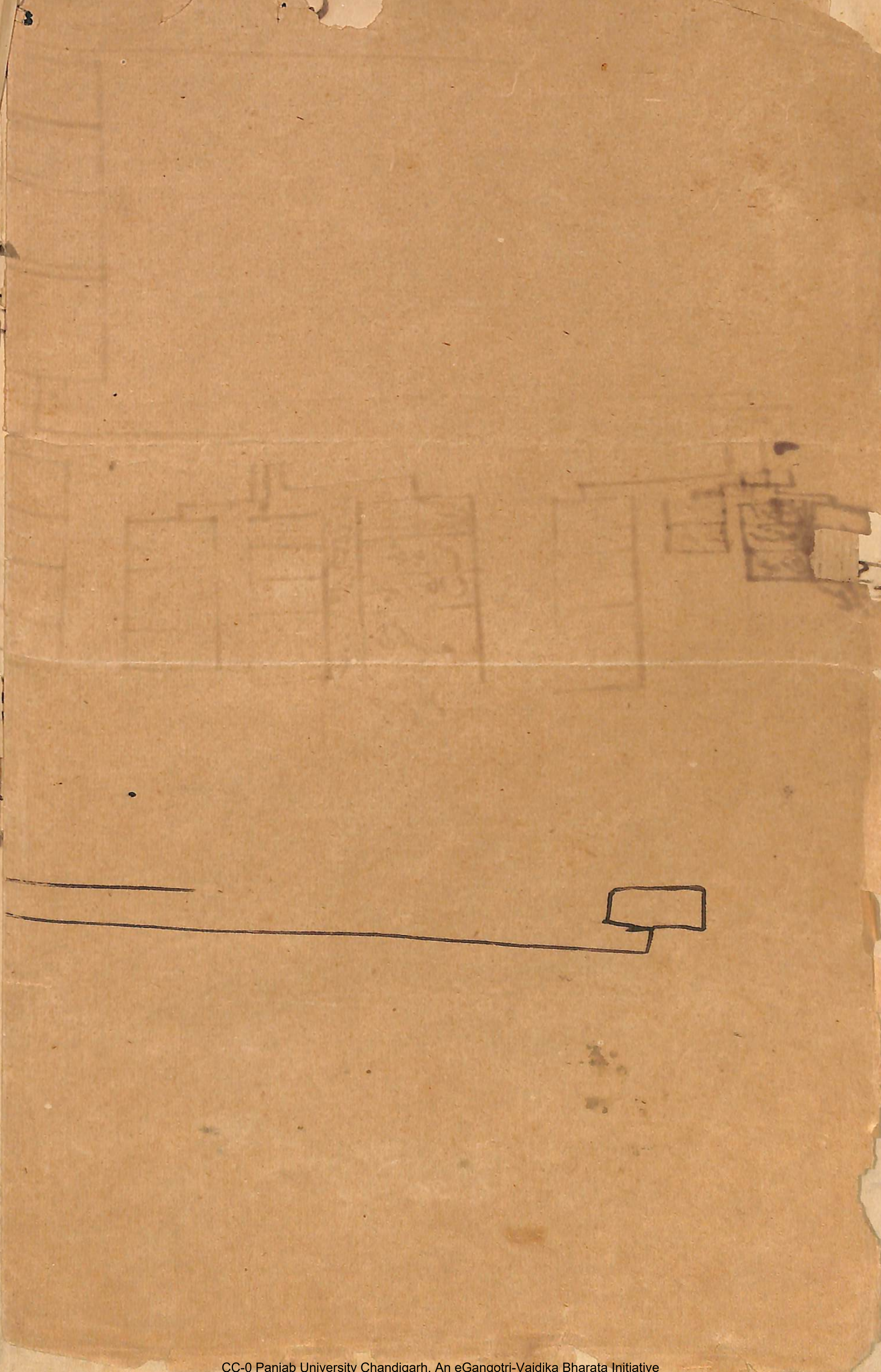
یہ شخص قریب سنہ ۱۸۷۰ء میں فوت ہوا بمقام امرتسر

- بیر رام
  - جگت رام (سنہ ۱۸۶۹) — سیا رام — چندر بہان — رام چند
  - جیون رام — [illegible] — [illegible] — [illegible]
  - رام دیال — [illegible] (سنہ ۱۹۲۵)
  - [illegible]
  - گوردیال — [illegible] — [illegible]

[illegible] سنہ ۱۸۱۲ [illegible]

[illegible] سنہ ۱۹۲۵ [illegible]

موجود



شجرہ ... ادن شاہی ... مسالکین شہر ... واقعہ ...

گوروتیغ بہادر

راجہ گیان ...

راجہ سیوا رام

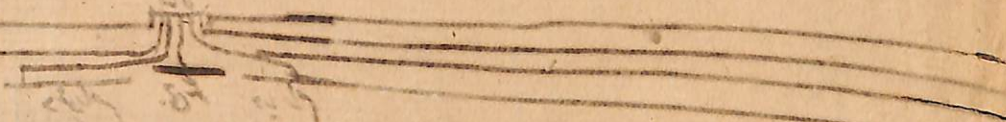
راجہ ادن ... بادشاہ

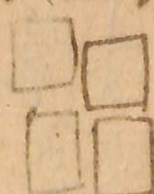
... رام	جیمل رام	راجہ ...	دلیہ ...
جلد ...	دیسی رام	راجہ ...	دیوجی رام
سینا ... رام	... سنگھ	ہری سنگھ	... سنگھ
جیسہ ...	... سنگھ	کرم سنگھ	... سنگھ
...	رام سنگھ	... سنگھ	... سنگھ

جانکی رام	اودھم رام	بنجو رام	فتو رام
...	...	... رام	راجہ ...
...	...	ہری سنگھ	گوبند سنگھ

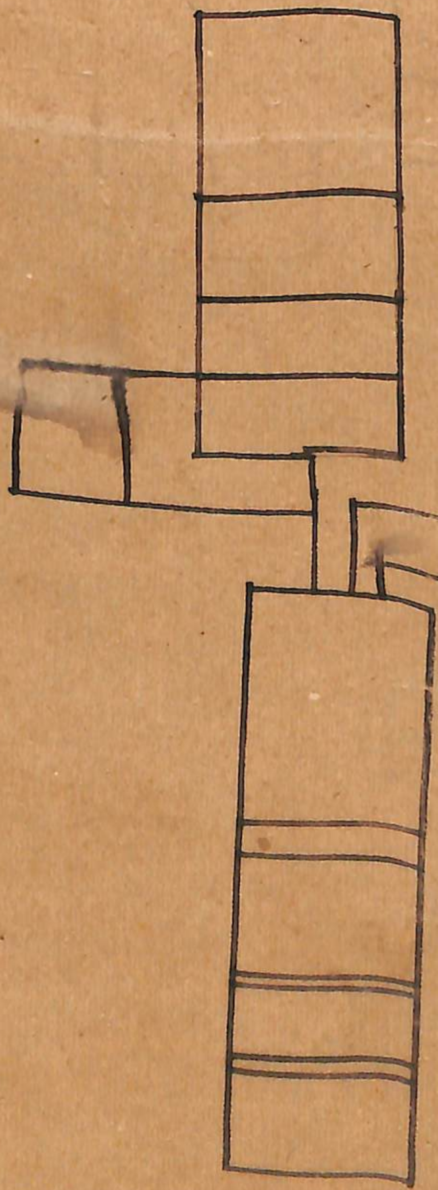
موجود

[illegible]









شجرہ نسب ساداں اڈن شاھی ... ر و دیگر اضلاع واقعہ ملک پنجاب

